Receipt No 122
Date 7-3-86
143515

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۱۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۵ رجب ۱۴۰۶ ہجری — ۲۷ امان ۱۳۶۵ ہش — ۲۷ مارچ ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاع کے مطابق حضور پُر نور لنڈن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور مُہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمدُ للہ۔

احبابِ جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ پیرانہ سالی علیل رہتی ہے۔ صحت و سلامتی اور برکتوں سے معمور طویل زندگی کے لئے احبابِ کرام دُعائیں جاری رکھیں۔

● — اسیرانِ ساہیوال اور سکھر کے لئے بھی خصوصی دُعائیں جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد رہائی اور خیر کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔

● — ہفتہ زیرِ اشاعت جلسہ یومِ مسیح موعودؑ شایانِ شان رنگ میں منایا گیا۔ تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی۔ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ

مقدمہ ساہیوال کے بے گناہ احمدیوں کو سزائے موت و عمر قید

پاکستان کی فوجی عدالت نمبر ۶۲ کا انتہائی وحشیانہ، ظالمانہ اور غیر قانونی فیصلہ

احمدیہ پریس کمیٹی صدر انجمن احمدیہ قادیان کا خصوصی پریس ریلیز

حکومتِ پاکستان نے ۱۵ فروری ۱۹۸۶ء کو احمدیہ جماعت کے دو افراد نعیم الدین اور الیاس مُنیر کے لئے دس دس ہزار روپے جرمانہ اور سزائے موت کے فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔

اور دیگر چار افراد کے لئے ۲۵ سال قید اور پانچ پانچ ہزار روپے جُرمانہ کی سزا سُنائی ہے۔ اِن جملہ افراد کو غلط رنگ میں قتل کے کیس میں ملوث کر کے مارشل لاء کی عدالت نے مقدمہ کی کارروائی کی اور فیصلہ دیا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے صدر ضیاء الحق سے اِس فیصلہ کی توثیق کے بعد اس کا اعلان کیا۔

اصل معاملہ یہ ہے کہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو احمدیہ مسجد ساہیوال پر ایک پُر تشدد ہجوم نے مُلّاؤں کی راہ نمائی میں حملہ کیا۔ خادم مسجد احمدیہ ساہیوال نعیم الدین اور تین دیگر احمدی نوجوان جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اپنے دفاع کے لئے حملہ آوروں پر گولی چلانے پر مجبور ہوئے۔

جس کے نتیجہ میں دو حملہ آور مارے گئے۔ پولیس نے جماعتِ احمدیہ کے گیارہ معززین کو گرفتار کر لیا۔ اور اُن کے خلاف کیس رجسٹرڈ کیا۔ جبکہ اُن میں سے اکثر اِس واقعہ کے وقت مسجد میں حاضر نہ تھے بلکہ اُن میں سے کچھ لوگ ساہیوال سے باہر گئے ہُوئے تھے۔

سات احمدیوں پر مقدمہ سپیشل فوجی عدالت کے سپُرد کر دیا گیا۔ اور ایک سال سے زیادہ عرصہ تک یہ مقدمہ جاری رہا۔ اور اس عرصہ میں ملزمین کو جیل کی سخت تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔

ڈیفنس کے وکلاء صاحبان کی طرف سے دی گئی سب درخواستیں رَد کر دی گئیں جن میں یہ استدعا تھی کہ یہ مقدمہ سِول کورٹ میں تبدیل کیا جائے۔

مشہور غیر احمدی وکلاء کا بھی یہ خیال ہے کہ ملزمان کے خلاف کسی قانونی دفعہ کے تحت مقدمہ چلانے کا کوئی قانونی جواز نظر نہیں آتا۔ اور کوئی ٹھوس ثبوت بھی اُن کے خلاف نہیں ملتا۔

جنرل ضیاء کی حکومت نے جب مُلک سے مارشل لاء اُٹھایا تو یہ تاثر دیا تھا کہ ۱۹۸۵ء کے بعد فوجی عدالتوں کے اختیارات ختم ہو جائیں گے۔ مگر یہ فیصلہ جو جماعتِ احمدیہ کے افراد کے خلاف مارشل لاء کے ختم ہونے کے دو ماہ بعد فوجی عدالت نے کیا ہے اِس بات کا ثبوت ہے کہ جنرل ضیاء کا جمہوریت کی بحالی اور انسانی حقوق کے تحفظ کا وعدہ ایک مذاق سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

احمدیہ مرکزی پریس کمیٹی صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے جاری کردہ ایک خصوصی پریس ریلیز میں پاکستانی فوجی عدالت نمبر ۶۲ کے اِس فیصلہ کو انتہائی وحشیانہ، ظالمانہ اور غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اِس مقدمہ میں چونکہ ملزموں کو عمداً رائج الوقت قانون سے فائدہ اُٹھانے سے محروم رکھا گیا ہے۔ اس لئے مقدمہ کی یہ کارروائی بھی سراسر غیر منصفانہ ہے۔

پریس ریلیز میں دُنیا کے تمام انصاف پسند اِداروں اور حکومتوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ضیاء سرکار کی اِس کھُلم کھُلا ظالمانہ اور غیر منصفانہ کارروائی کی سخت مذمت کریں۔

اگر حکومتِ پاکستان کو فوجی عدالت کے فیصلہ کی صحت پر اصرار ہو تو ضروری ہے کہ اِس فیصلہ کو

(باقی صفحہ ۱۳ کالم نمبر ۱ پر)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ بھارت

جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء پر نمائندگان لجنات بھارت نے فیصلہ کیا تھا کہ ۱۹۸۶ء سے لجنہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع منعقد کیا جائے۔ انشاء اللہ ماہِ اکتوبر کے دُوسرے ہفتہ میں خُدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تاریخوں میں ہی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا جا رہا ہے۔ (تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا) اِس اجتماع میں شامل ہونے کے لئے اپنی نمائندگان بھجوائیں۔ نیز پروگرام میں شامل کرنے کے لئے ممبرات لجنہ اور ناصرات کو لانے کی کوشش کریں۔ ہر لجنہ آنے والی ممبرات کی قبل از وقت اطلاع دیں تاکہ اُن کے ٹھہرنے کا انتظام کیا جائے۔ چندہ اجتماع لجنہ مرکزیہ بھی ماہِ اگست تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ یاد رہے کہ اجتماع پر آنے سے جلسہ سالانہ کی حاضری میں فرق نہیں ہونا چاہیئے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(اِلہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹرز صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ صلح (جنوری) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ۝
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ (الملک: ۲، ۳)
يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (التغابن: ۲)
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ (آل عمران: ۱۹۰)
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (الانعام: ۱۲۱)
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي
فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ
وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (المائدہ: ۲۰)
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَ
تُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (آل عمران: ۲۷)

اور پھر فرمایا:-

یہ قرآن کریم کی مختلف آیات جو مختلف سورتوں سے میں نے اخذ کی ہیں اور آج آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں، پیشتر اس سے کہ میں اس غرض کو بیان کروں کہ کیوں میں نے ان آیات کا انتخاب کیا، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نئے سال کا یہ پہلا جمعہ ہے یعنی سنہ ۱۹۸۶ء کا یا ہجری شمسی کے لحاظ سے سنہ ۱۳۶۵ ہش کا یہ پہلا جمعہ ہے یہ عمومی دستور ہے کہ نئے سال پر مبارکباد بھی دی جاتی ہے۔ اور جہاں تک کسی کے بس میں ہو تحائف بھی پیش کئے جاتے ہیں۔

تو اس موقعہ پر میں اس رسم کو دینی رنگ دیتے ہوئے سب سے پہلے آپ کو یعنی تمام جماعت احمدیہ کو

محبت بھرا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ" کا تحفہ

پیش کرتا ہوں۔ اس دعا کے ساتھ کہ یہ سال اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جماعت احمدیہ ہی کے لئے نہیں تمام بنی نوع انسان کے لئے پہلے سال سے زیادہ بہتر بنائے۔ اور جو مصائب و مشکلات، اور تکالیف کے زمانے گزشتہ سال نے دیکھے تھے وہ اپنے فضل سے اس آئندہ سال میں ٹال دے۔ اور جن مصیبتوں نے گزشتہ سال میں جنم لیا تھا انہیں آگے بڑھنے سے پہلے ہی رد فرما دے۔ اور وہ بے پھل کے مر جائیں۔ اور جن نیکیوں نے گزشتہ سال میں جنم لیا تھا انہیں بھرپور پھل عطا فرمائے اور بکثرت ثمرات حسنہ لگائے۔ (آمین)

اس کے ساتھ ہی ایک اور تحفہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ نئے سال کا

ایک رحمت کا پھل

جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا اور وہ جماعت کی تاریخ میں ایک نئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ جنوبی امریکہ میں پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کو باقاعدہ مشن کے قیام کے لئے ایک بہت ہی موزوں جگہ خریدنے کی توفیق مل گئی ہے۔

جنوبی امریکہ کے ایک ملک برازیل میں جو بہت ہی بڑا ملک ہے اور اگر اس کا رقبہ امریکہ سے یعنی شمالی امریکہ سے بڑا نہیں تو اس کے قریب قریب ضرور ہے۔ اس ملک میں "ریاڈی جونیرو" اس کا کیپیٹل (CAPITAL) یعنی مرکزی شہر یعنی دارالخلافہ ہے۔ اس شہر کے ساتھ ایک ٹوئین سٹی (TWIN CITY) اور ہے جس کا نام ہے نیتوراتے۔ نیتوراتے اسی دارالخلافہ کا ٹوئین سٹی (TWIN CITY) ہے۔ اور ایک بہت بڑا پل سمندر کے اوپر سے گزرتا ہوا ان دو شہروں کو ملاتا ہے۔ تو اس دوسرے شہر میں جو اسی دارالخلافہ کا ALTERNATE حصہ ہے

ایک بہت ہی اچھا موقعے کا رقبہ

جس کا سائز ۵۰۶۰۰ مربع میٹر ہے یعنی تقریباً ساڑھے بارہ ایکڑ۔ اس کے متعلق تو گفت و شنید تو گزشتہ سال سے چل رہی تھی۔ لیکن آج صبح فون پر اطلاع ملی ہے کہ باقاعدہ قانونی لحاظ سے ڈیڈ (DEED) مکمل ہو گئی ہے۔ اور سودا طے پا گیا ہے۔ یہ بہت ہی مناسب جگہ میں ایسی جگہ واقع ہے جہاں اس کے قریب ہی بالکل سو گز کے فاصلے پر ایک بہت بڑا ہوٹل ہے جس میں بکثرت ٹورسٹ (TOURIST) آتے ہیں۔ اور قریب ہی یعنی چند منٹ چلنے کے فاصلے پر ایک بہت بڑا نیشنل پارک (NATIONAL PARK) ہے جو بہت ہی مقبول ہے۔ اور تمام برازیل ہی سے نہیں بلکہ باہر سے آنے والے سیاح بھی اس پارک میں آتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ رقبہ خدا کے فضل سے بہت ہی موقعے کا ہے۔ کوئی پابندی نہیں ہے اس پر۔ مسجد کی عمارت کی تعمیر پر کوئی روک نہیں۔ کوئی مزید اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ مشن ہاؤس بنانے پر کوئی روک نہیں ہے اور ساتھ ہی دو کمرے کا ایک چھوٹا سا گھر جس میں کچن اور غسلخانہ وغیرہ سب شامل ہیں یہ بھی بنا ہوا مل گیا ہے۔ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغ کو وہاں ٹھہرنے میں آسانی ہو جائے گی۔

برازیل میں پہلا مشن

تو عملاً پچھلے سال ہی کھولا گیا تھا۔ جبکہ زمین ابھی نہیں خریدی گئی تھی۔ مگر پھر بھی مشن کھول لیا گیا تھا۔ تو یہ برکتیں دونوں سالوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ مگر اس لحاظ سے کہ جنوبی امریکہ میں پہلی دفعہ جماعت کو مسجد کے لئے جائیداد خریدنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ یہ نیا سال کا پہلا پھل ہے۔ جو میں تحفۃً آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہت برکت دے۔

یہ بہت ہی بڑا خطہ ہے۔ اور کئی لحاظ سے جنوبی امریکہ کے مختلف ممالک اگر آج نہیں تو کل غیر معمولی اہمیت اختیار کرنے والے ہیں۔ اس علاقے کو دنیا نے بہت حد تک نظر انداز کئے رکھا ہے۔ اور باوجود اس کے خدا تعالیٰ نے بہت سے ذخائر اور دولتیں عطا کی ہیں۔ یہ پرانی دنیا اور نئی دنیا کے مابین کا علاقہ کہلاتا ہے۔ یعنی نہ تھرڈ ورلڈ (THIRD WORLD) میں ہے نہ فرسٹ ورلڈ (FIRST WORLD) میں۔ بلکہ ایسے ممالک ہیں جن کی نسل سفید فام ہے اکثر۔ یعنی وہ لوگ یہاں قابض ہیں ویسے تو مقامی لوگ تو سفید فام نہیں۔ جن کی نسل سفید فام ہے اور زیادہ تر لیٹن امریکہ (LATIN AMERICA) کہلاتا ہے یہ۔ کیونکہ ان کا تعلق سپین اور اٹلی اور پرتگال وغیرہ علاقوں سے ہے۔ مگر ترقی کے لحاظ سے یہ وسیع ذرائع کے باوجود شمالی امریکہ اور کینیڈا سے بہت پیچھے

رہ گیا ہے۔ اسی لئے یہ درمیان میں آجاتا ہے اور درمیان میں آنے کے بعد کچھ یہ بھی ان ... تو لیا کے ساتھ زیادتی ہوئی کہ دونوں طرف سے چکی جمعت سے پیسا گیا ہے۔ اس وقت اتنے بڑے قرضے ہیں ان ممالک پر مغربی دنیا کے کہ بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان قرضوں سے یہ نجات پا سکیں اس لئے مغربی دنیا بھی اس کا استعمال کر رہی ہے اور مشرقی دنیا بھی پورا زور لگا رہی ہے کہ کسی طرح یہ علاقے اس کے قبضے میں آجائیں۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں ایک شدید بے چینی پائی جاتی ہے اس تمام علاقے میں یہ اپنی ذات میں ایک بہت ہی بڑا براعظم بنتا ہے۔ ویسے تو براعظم امریکہ کا حصہ کہلاتا ہے لیکن فی ذاتہ ایک آزاد مستقل براعظم ہے کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایک ہی ملک کم و بیش شمالی امریکہ کے برابر بن جاتا ہے تو یہ جو مشرق اور مغرب کی دوڑ شروع ہو گئی ہے اسے اپنانے یا قبضانے کی اس دوڑ کے نتیجے میں اس جدوجہد کے نتیجے میں ان علاقوں کو جو اس علاقے میں ہیں بہت ہی شدید نقصان پہنچا ہے۔

اور

ایک اور بدقسمتی اس علاقے کی

یہ کہ جماعت احمدیہ بھی ان علاقوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے میں دیر کر گئی مجبوریوں کی بنا پر ہمارے ذرائع تھوڑے تھے ساری دنیا میں تبلیغ کرنی تھی اس لئے قصور کا سوال نہیں۔ بے اختیاری کی وجہ تھی ویسے بھی چونکہ یہ پس منظر میں پڑے ہوئے علاقے تھے اس لئے ان تک نظر بھی بعد میں پہنچی اور کوششیں بھی بعد میں پہنچیں لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ یہاں احمدیت نہیں پہنچی جہاں تک میرا علم ہے سب سے پہلے جو احمدی ان علاقوں میں آباد ہوئے ہیں وہ ہنگری کے احمدی تھے جب ہنگری میں انقلاب آیا ہے تو اس سے پہلے خدا تعالیٰ کے فضل سے یعنی جنگ عظیم سے پہلے ہی بہت کثرت کے ساتھ جماعت احمدیہ ہنگری میں نہ صرف متعارف ہوئی بلکہ بکثرت لوگوں نے اسے قبول بھی کیا اور آج تک وہاں آثار باقیہ بھی ملتے ہیں ان احمدی مسلمانوں کے اور ہنگری میں جو بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں وہ سارے جانتے ہیں کہ احمدیت کیا ہے اور ان کے جو شعبے ہیں تعلیم کے ان میں بھی احمدیت کے متعلق نہ صرف پوری واقفیت پائی جاتی ہے بلکہ وہ مزید چھان بین بھی کر رہے ہیں اس کے متعلق اور بعض احمدیوں سے جو پرانے ہنگری میں ہمارے کام کرنے والے تھے حکومت کی طرف سے یہ درخواست بھی پہنچی ہے احمدیوں تک کہ ہمیں مزید معلومات مہیا کی جائیں کیونکہ ہم

ہنگری کی تاریخ میں جماعت احمدیہ نے جو کردار ادا کیا ہے

اس کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو بہرحال انقلاب اشتراکیت کے بعد جو احمدی وہاں سے بھاگے اور لوگوں کے ساتھ بہت حد تک جنوبی امریکہ میں مختلف ملکوں میں آباد ہوئے اور رابطہ اگرچہ عموماً تو کٹ گیا لیکن کبھی کبھی ان میں سے کوئی چٹھی لکھ دیتا تھا قادیان یا پتہ کر کے ربوہ اور وہ تحریک جدید کے دفاتر تک پہنچ جایا کرتی تھی اس سے ان کے ساتھ ایک رابطے کی صورت بن جاتی تھی تو بہرحال آفیشلی (OFFICIALLY) رسمی طور پر باقاعدہ مشن کا آغاز گزشتہ سال ہوا ہے اور امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے مستقل بنیادوں پر مشن قائم کرنے کے لئے اور مسجد بنانے کے لیے زمین حاصل کر لی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے اور میں توقع رکھتا ہوں

کہ بارش کا پہلا قطرہ بہت دیر تک پہلا ایک ہی قطرہ نہیں رہے گا بلکہ بکثرت ایک موسلا دھار فضلوں کی بارش میں تبدیل ہو جائے گا۔

یہ آیات جن کا میں نے انتخاب کیا ہے یہ تمام کی تمام

خدا تعالیٰ کی صفت قدیر

سے تعلق رکھنے والی آیات ہیں۔ گزشتہ چند سال پہلے یعنی غالباً دو تین سال پہلے یا اڑھائی سال پہلے میں نے ربوہ میں ایک خطبات کا سلسلہ شروع کیا تھا جس کا تعلق صفات باری تعالیٰ کے بیان سے تھا اور ایک کے بعد دوسری خدا تعالیٰ کی کوئی صفت چن کے قرآن کریم اور احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور فرمودات کی روشنی میں میں خدا تعالیٰ کی صفات بیان کرتا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ جب جماعت احمدیہ کو کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ تو اس کا صحیح مفہوم بھی جماعت احمدیہ سمجھ سکے کہ وہ رنگ ہیں کیا اور ان میں رنگین کیسے ہوا جا سکتا ہے؟ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار ہے مجھ میں نہاں

تو اس کا کیا مطلب ہے؟ کیسے خدا تعالیٰ کسی بندے کے سر سے پاؤں تک اس میں نہاں ہو سکتا ہے جب ہم قرآن کریم میں یہ پڑھتے ہیں کہ

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) تو نے وہ مٹھی کفار کی طرف نہیں پھینکی تو نے وہ کنکریوں کی مٹھی نہیں چلائی کفار کی طرف جو تو نے چلائی تھی بلکہ خدا نے وہ مٹھی چلائی تھی جب ہم یہ قرآن کریم میں پڑھتے ہیں کہ

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

کہ وہ جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیعت کر رہے ہیں ان پر محمد مصطفیٰؐ کا ہاتھ ہے مگر وہ محمد مصطفیٰ کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا کا ہاتھ ہے تو اس سے کیا مراد ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو

توحید کے گن گانے پر وقف تھے

کبھی دنیا میں ساری کائنات میں خدا کی وحدت کے ایسے عشق کے ساتھ ایسی محبت کے ساتھ، ایسی فدائیت اور وارفتگی کے ساتھ کسی نے خدا کی توحید کے گیت نہیں گائے جیسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے گائے کبھی نبیوں کی کسی جماعت کو توحید کے قیام کے لئے ایسی عظیم الشان خدمت اور ایسی عظیم الشان اور وسیع قربانیوں کی توفیق نہیں ملی جیسی ان لوگوں کو جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان کو بھی دیکھو کس شان کے نبی ہیں اور ان کو بھی دیکھو جو ان کی وجہ سے شان اختیار کر گئے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ان کے رنگ پکڑ گئے یہ سب کیا معنی رکھتا ہے جب یہ بھی ساتھ کہا جائے کہ محمد رسول اللہ ہیں ان کا ہاتھ تمہارے ہاتھ پر نہیں اللہ کا ہاتھ تمہارے ہاتھ پر ہے؟ بظاہر تو یہ تضاد معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ

صفات باری تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے والا مضمون

"اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو"
(کشتی نوح)
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررز ۳۲ راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: ۲۷-۴۴۱۰
گرام: (GLOB EXPORT)

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو مختلف تحریرات میں نہایت ہی عارفانہ رنگ میں حل فرماتے ہیں اور ایک مثال یہ دیتے ہیں کہ جب لوہا آگ میں پڑتا ہے تو پہلے تو وہ تپتا ہے لیکن اس کا رنگ نہیں بدلتا بظاہر اس کی شکل وہی رہتی ہے جو پہلے تھی صرف تم اس کی گرمی کو محسوس کر سکتے ہو لیکن پھر ایک ایسی حالت اس پر طاری ہو جاتی ہے بالآخر کہ اس کا اپنا کوئی وجود باقی نہیں رہتا بلکہ وہ آگ کی سیرت ہی نہیں آگ کی صورت بھی اختیار کر جاتا ہے لوہا ہوتے ہوئے بھی وہ گویا ایک آگ کا منظر پیش کرتا ہے آگ کی تصویر بن جاتا ہے آگ کا وجود بن جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے وہ بندے

جو اپنے وجود کو خدا کی ذات میں پوری طرح گم کر دیتے ہیں

اور اپنے نفس کا کوئی بھی حصہ، کوئی بھی ملونی باقی نہیں رہنے دیتے ایسے بندوں پر خدا کی صفات جلوہ گر ہو جاتی ہیں اور جب وہ کامل طور پر اپنے اس بندے کو ڈھانپ لیں اور اس شدت کے ساتھ اس میں رچ بس جائیں کہ گویا اس کا اپنا وجود ختم ہو گیا تو ایسی صورت میں وہ بندہ خدا کا نمائندہ بن جاتا ہے اس کا بولنا خدا کا بولنا ہو جاتا ہے، اس کا دیکھنا خدا کا دیکھنا ہو جاتا ہے اس کا سننا خدا کا سننا ہو جاتا ہے اس کا چلنا خدا کا چلنا ہو جاتا ہے اس کا اٹھنا خدا کا اٹھنا اور اس کا بیٹھنا خدا کا بیٹھنا ہو جاتا ہے۔ یہی وہ محاورے ہیں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے صفات باری تعالیٰ کے بیان میں استعمال فرمائے اور خدا کے مومن بندوں کی مثال بعینہٖ اسی طرح پیش فرمائی کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا، دوڑنا، چلنا پھرنا سب خدا کا ہو جاتا ہے۔ یہ کیسے ہوتا ہے؟ جب تک ہم اس نظارے کو قریب سے نہ دیکھیں جب تک ہم ان حالات سے واقف نہ ہوں اس وقت تک یہ محض دور کی باتیں ہیں۔ محض ایک ذہنی نقش ہے کہ کچھ لوگ ایسے تھے جو نعوذ باللہ من ذالک دنیا کی نگاہ میں خدا ہو گئے لیکن فی الحقیقت وہ خدا جیسے ہو گئے ان معنوں میں کہ انہوں نے خدا کی ہر چیز کو خدا کی ہر صفت کو اپنی ہر صفت پر غالب کر دیا اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کی ذات کی خاطر مٹا دیا۔ اسی حقیقت کو سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم صفات باری تعالیٰ پر غور کریں اور یہ معلوم کریں کہ ایک لحاظ سے اچانک کوئی انسان خدا جیسا نہیں بن سکتا اور ہر انسان خدا کی ہر صفت میں اس شدت کے ساتھ خدا جیسا نہیں بن سکتا جیسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو

ایک امتیازی شان

حاصل ہوئی مگر اس مضمون کو سمجھنے کے بعد ہم رفتہ رفتہ مختلف جہتوں سے خدا کی سمت میں حرکت کر سکتے ہیں اور اس مضمون کو زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں جس کا ذکر قرآن کریم میں فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کے الفاظ میں آیا ہے کہ اللہ کی طرف دوڑو یہ آیات آپ بارہا تلاوت کرتے ہیں لیکن سمجھ میں نہیں آتی کہ پھر خدا کی طرف کیسے دوڑا جائے؟

پس صفات باری تعالیٰ کا بیان جب پوری طرح کھل کر ذہن نشین ہو جائے میری مراد یہ ہے کہ جس حد تک بھی انسان اتنی استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے ذہن نشین خدا تعالیٰ کی صفات کا بیان ہو جائے پوری طرح کھل کر جو محاورہ میں نے استعمال کیا ہے وہ پوری طرح صادق نہیں آسکتا کیونکہ پوری طرح کھل کر تو صفات باری تعالیٰ کسی ذی بشر پر ظاہر نہیں ہو سکتیں سوائے اس کے کہ اس کی استعدادوں کی حد کمال تک اس پر ظاہر ہوں اور اس پہلو سے صرف حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہیں جو انسانی استعدادوں کے لحاظ سے آخری حد تک خدا تعالیٰ کی صفات کو سمجھ سکے اور ان کا عرفان حاصل فرما لیا تو بہرحال

یہ محاورہ ہے چونکہ انسانی زبان کی کمزوریاں بھی ظاہر ہیں

اس لئے بعض دفعہ محاورہ استعمال کرتے وقت انسان سمجھتا ہے کہ [illegible] میں یہ پوری طرح صادق نہیں آتا تو وقتاً فوقتاً مجھے غلط فہمی جملہ معترضہ کے طور پر دور کرنی پڑتی ہے بہرحال جس حد تک بھی ایک انسان خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ کو سمجھ سکتا ہے اس کو سمجھا جائے اور اس رنگ میں سمجھا جائے کہ دل متاثر ہو اور طبیعت میں ہیجان پیدا ہو اور دل اچھلے خدا کی محبت میں اس کی صفات حسنہ کو دیکھ کر اور ایسے پانے کی تمنا دل میں پیدا ہو۔ یہ سلسلہ جب شروع ہو دل میں تو اس وقت انسان خدا کی طرف حرکت کرنے کی کوشش شروع کر دیتا ہے، اگر ان باتوں سے ان کیفیتوں سے انسان دل سے کوئی واقف ہی نہ ہو تو محض یہ سننے سے کہ کوئی خدا کو پا گیا، کوئی خدا جیسا ہو گیا، کسی میں خدا جذب ہو گیا، کسی میں سر سے پاؤں تک نہاں ہو گیا یہ سن کر ایک روحانی لطف تو آجاتا ہے لیکن حقیقت حال میں صحیح معنوں میں انسان استفادہ نہیں کر سکتا اسی لئے اب میں نے دوبارہ اسی سلسلے کو ہاتھ میں لیا ہے جو بعض مجبوریوں کی بناء پر پیچھے چھوڑنا پڑا اور ممکن ہے کہ وقتاً فوقتاً پھر انقطاع کرنا پڑے لیکن جب تک بھی جہاں تک بھی خدا توفیق عطا فرمائے گا انشاء اللہ اس سلسلے کو آگے جاری رکھا جائے گا۔

خدا تعالیٰ کی صفات میں قدیر

ایک بکثرت استعمال ہونے والی صفت

ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے اور اس کی دوسری شکلیں بھی ہیں جو قرآن کریم کی مختلف آیات میں ملتی ہیں ایک ان میں قادر ہے اور ایک مقتدر۔ میں نے ان تین صفات کا جو ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والی صفات ہیں اس پہلے خطبے کے لئے انتخاب اس لئے کیا ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کے لئے ایک نیک شگون بھی بن جائے۔ ہم خدا کے قدیر کے نام سے نئے سال کا آغاز کریں۔ خدا کے قادر کے نام سے نئے سال کا آغاز کریں اور خدا کے مقتدر کے نام سے نئے سال کا آغاز کریں اور ان صفات کو پوری طرح سمجھ کر اپنی دعاؤں میں بکثرت انہیں استعمال کریں اور اپنی ذات میں جس حد تک بھی انسان کے لئے ممکن ہے ان صفات کا حلول کریں یعنی ان کو رائج کریں اپنی ذات کے اندر کسی حد تک ممکن ہے جیسا کہ میں ابھی بیان کروں گا اور پھر خدا سے توقع رکھیں کہ وہ جس حد تک خدا کے بندے قدیر اور قادر اور مقتدر بن سکتے ہیں اس حد تک ہمیں بھی وہ اپنی صفات کی برکت سے قدیر اور قادر اور مقتدر بنائے۔

لفظ قدیر پر جو

لغوی بحث

ہے سب سے پہلے تو مناسب ہوگا کہ اس سے متعلق میں کچھ احباب کو آگاہ کر دوں اور یہ جو سلسلہ ہے قدیر، قادر اور مقتدر پر گفتگو کا یہ چونکہ ایک خطبے میں مکمل ہونا ممکن نہیں تھا اس لئے میں نے اپنی طرف سے تو کوشش کی ہے کہ دو حصوں میں اس مضمون کو بانٹ سکوں یہ بھی ممکن ہے کہ تیسرے خطبے تک بھی اس کو ممتد کرنا پڑے بہرحال میں کوشش کروں گا کہ مضمون کو مختصر رکھتے ہوئے دو خطبوں کے اندر سمیٹوں۔

قدر اللہ علیہ الامر قضی وحکم بہ اس کا مطلب ہے ایک بات کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما لیا تو قدیر اس ذات کو کہتے ہیں جو فیصلہ کرتی ہے اور فیصلے کی قوت رکھتی ہے ذاتی۔ اور انسانوں میں اس پہلو سے جو شخص قدیر نہیں ہوتا کئی مشکل مقامات پر تو بڑے بڑے انسانوں کے لئے بھی فیصلے مشکل ہو جاتے ہیں لیکن بعض لوگ عام روزمرہ کی زندگی میں بھی کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے کہ یہ کریں یا وہ کریں؟ TO BE OR NOT TO BE یہ سوال مستقلاً ایک سوالیہ نشان بن کے ان کی زندگی کا عنوان بن جاتا ہے اس لئے جب آپ

خدا کو قدیر سمجھتے ہیں یعنی قطعی فیصلہ کرنے والا تو اس کی صفت کے قریب ہونا بھی آپ کے لئے ضروری ہے ورنہ ایک مجبوری منہ کی تعریف ہو گی تو

مومن کا کام

ہے کہ وہ خدا کی یہ صفت اختیار کرے کہ فیصلہ کرنے کی قوت کو بڑھائے اور جب بھی دو ٹوک باتیں سامنے ہوں جب بھی دو راہوں پر کھڑا ہو تو بعض ایسے اصولوں سے واقف ہو کہ جن کے نتیجے میں وہ قطعی فیصلہ کر سکتا ہو اور قرآن کریم نے قدیر کو جن معنوں میں استعمال کیا ہے اس میں یہ بات سمجھنے میں بھی آسانی پیدا ہو جاتی ہے کہ فیصلے کی قوت کو کیسے بڑھایا جا سکتا ہے۔

پھر قدر الرزق قسمہٗ خدا تعالےٰ کے متعلق جب آتا ہے کہ اس نے قدر کیا رزق کو تو اس کا ایک معنیٰ ہے کہ اس نے رزق کو تقسیم کیا اور قدیر کا معنیٰ مستقلاً رزق کو تقسیم کرنے کا نظام جاری کرنے والا اور اس پر دنیا کو عمل پیرا کروانے والا ہے یعنی جب سے کائنات بنی ہے، جب سے رزق کی ضرورت خدا کی مخلوقات کو پیش آئی ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ خدا کی ہر مخلوق کو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ ہو کسی نہ کسی رنگ میں رزق دیا جاتا ہے اور ایک بھی چیز فی ذاتہ قائم نہیں وہ رزق کی محتاج ہے لیکن بے حساب رزق کی نہیں یعنی بے حساب سے مراد ہے ترکیب رزق کی نہیں بلکہ

رزق میں تقدیر کی ضرورت ہے

اگر رزق تناسب کی حد سے بڑھ جائے تب بھی نقصان دہ ہے اور اگر رزق تناسب کی حد سے گر جائے تب بھی نقصان دہ ہے تو قدر الرزق کا مطلب ہے تقسیم کیا گویا کہ قدیر وہ ذات ہے جو تمام کائنات میں رزق کی تقسیم کا نظام چلانے والی ہے اور چونکہ اس کا اقتدار سے بھی تعلق ہے اس لئے خدا کے مومن بندے جب بھی اقتدار پکڑتے ہیں تو وہ خدا کے رنگ میں قدیر بن جاتے ہیں یعنی خدا کی طرف سے دنیا کو رزق اس طرح تقسیم کرتے ہیں جیسے خدا تعالےٰ کا منشاء ہو اور اپنی طرف سے تقسیم رزق کے قوانین نہیں بناتے یا بندوں کے بنائے ہوئے تقسیم رزق کے قوانین کی پیروی نہیں کرتے بلکہ خالصتہً اللہ کی تقدیر ذات پر نگاہ رکھتے ہیں اُن اصولوں کو سمجھتے ہیں جن اصولوں کے پیش نظر تقسیم رزق کا انتظام کیا گیا اور انہیں اپنا کر اپنی طرف سے ان ہی اصولوں کو جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ضَیَّقَہٗ رزق تنگ کیا قدر کا ایک یہ بھی معنیٰ ہے نقدر علیہ کا مطلب ہے کسی پر اس کا رزق محدود کر دیا تنگ کر دیا جس کی تلخی وہ محسوس کرنے لگے تو

بعض اوقات خدا کی طرف سے رزق تنگ بھی کیا جاتا ہے

اور اس کے بہت سے مصالح ہیں بہت سے اس کے پیچھے فلسفے ہیں جو کار فرما ہیں تو خدا کے مومن بندے جب وہ قدیر بننا چاہتے ہیں تو صفت قدیر کے اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرتے اور بعض موقعوں پر وہ رزق کو تنگ بھی کرتے ہیں اپنے لئے، اپنے خاندان کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی لیکن وہ بھی محض للہ ہوتا ہے مثلاً خدا کے نام پر جب کوئی تحریک کی جاتی ہے تو خدا کے مومن بندے جو اپنے گھر سے اپنے ہاتھوں سے رزق لے کر خدا کے حضور خدا کے کاموں کے لئے پیش کر دیتے ہیں اپنے بچوں کا رزق لے کر، اپنی بیوی کا رزق لے کر اپنے احباب کا رزق لے کر، اپنے عزیز و اقارب کا رزق لے کر یعنی رزق تو وہ ان کو ہی دیتا ہے لیکن عموماً وہ ان چیزوں پر خرچ کرنے والے ہوتے ہیں تو ان سب جہتوں سے اپنے خرچ کو روک کر جب وہ خدا کی سمت رزق کو جاری کرتے ہیں دینے والے کی طرف تو گویا وہ خدا کی طرف سے قدیر بن گئے انہوں نے اپنے رزق کو محدود کر دیا۔ لیکن

اعلیٰ مقاصد کیلئے

اعلیٰ مصالح کی خاطر اور خوشی کے ساتھ۔ یہی بعض دفعہ خدا کے مومن بندوں کو ان معنوں میں بھی قدیر بننا پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ اصلاح احوال کے لئے بھی ان کو قدیر بننا پڑتا ہے۔ بچوں کی تربیت کیلئے بھی ان کو قدیر بننا پڑتا ہے یعنی رزق بعض دفعہ بچوں کا اس غرض سے تنگ کیا جاتا ہے کہ ان کی عادتیں خراب نہ ہوں ان کو آسائش کی زندگی کی عادت نہ پڑ جائے ان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہو ایسی باتیں جو بظاہر محبت کے تقاضوں کے خلاف ہیں کہ انسان اپنے بچے پر رزق تنگ کر دے۔ جب خدا کی صفات کو انسان سمجھتا ہے تو ایسی ہی باتوں کو اختیار بھی کر لیتا ہے اور صرف مومن کا سوال نہیں

صاحب فہم قومیں

بھی خدا کی ان صفات کی نقالی کرتی ہیں۔ خواہ براہ راست ان کو قرآن کریم کا عرفان نہ بھی حاصل ہو چنانچہ دنیا کی قوموں میں ایسے ایسے عظیم الشان دنیا کی نظر میں عظیم الشان لوگ موجود ہیں جن پر خدا تعالےٰ نے بے انتہا رزق کھولا ہوا ہے لیکن وہ اپنی اولاد کو بچپنے تربیت کی خاطر رزق تنگ کر کے اپنے ہی کارخانوں میں اس طرح ملازم رکھتے ہیں کہ ان کو مزدوری بھی کرنی پڑتی ہے اور پھر مزدوری سے گزر کر ان کو اور دوسرے سخت کام کرنے پڑتے ہیں۔ محض اس لئے کہ ان کو محسوس ہو کہ رزق کی تنگی کیا چیز ہے؟ اور کس طرح رزق کمایا جاتا ہے؟ تو بہر حال قدیر کے بہت سے ایسے استعمالات ہیں جن کے ڈھنگ انسان خدا سے سیکھ سکتا ہے۔

قَدَرَ کا ایک معنیٰ جَمَعَہٗ اکٹھا کر لیا، کسی چیز کو قابو میں کر لیا، کسی چیز کو جمع کر لیا اور کسی چیز کو کسی مقصد کی خاطر روک رکھا تو اس کا تعلق بھی گہرا رزق کے ساتھ ہے جب خدا تعالےٰ کسی کے رزق کو وسعت دیتا ہے تو بے محابا خرچ کو پسند نہیں فرماتا بلکہ بعض ایسے قوانین جاری فرماتا ہے جن کے نتیجے میں رزق کو برمحل استعمال کیا جائے بعض جگہ سے روکا جائے، بعض جگہ یہ جاری کیا جائے، بعض صورتوں میں اکٹھا کیا جائے۔ تو

یہ ساری صفات

اللہ تعالےٰ کی ایسی ہیں جن کا تعلق قدیر سے ہے اور جب آپ ان صفات پر غور کرتے ہیں تو یہ لفظ قدیر سے نکل کر پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ جیسے ایک شعاع ایک روشنی کے مرکز سے شعاعیں پھیلنے لگتی ہیں اور رفتہ رفتہ اور دیگر مضامین پر حاوی ہو جاتی ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے قدیر کا ایک سورج چمکا ہے جسکی شعاعیں سارے جگ کو بھر رہی ہیں ہر طرف پھیل کر۔ خدا تعالےٰ کی دیگر صفات کے ساتھ بھی لفظ قدیر کا ایک تعلق قائم ہونے لگتا ہے۔

قَدَرَ کا معنیٰ ایک پہچاننے کے بھی ہیں۔ جب کہا جاتا ہے کہ اللہ نے بندے کی قدر کی تو اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندے کو خوب اچھی طرح پہچانتا ہے اور اس کی صفات سے خوب اچھی طرح واقف ہے اس کے نتیجے میں اس کے ساتھ ہمیشہ صحیح سلوک فرمائے گا۔ لازمی نتیجے میں وہ کوئی غلط سلوک نہیں کر سکتا اس کا علم کے ساتھ بھی ایک تعلق ہے اس لئے قرآن کریم میں لبا اوقات علیمٌ اور قدیرٌ صفات کو جوڑ کر بیان فرمایا گیا ہے تو قدر کا معنیٰ ہے پہچان لینا معرفت حاصل کر لینا

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے خدا کی قدر نہیں کی خدا کی قدر کن معنوں میں؟ اس کی عظمت کو نہیں پہچانا۔

ایک دفعہ

ایک یہودی عالم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے علم کا زعم لے کر اس نے ایک ایسی چیز اپنی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے سامنے بیان کی جسے وہ سمجھتا تھا کہ آنحضورؐ پر گویا نعوذ باللہ اس کے علم کا رعب پڑ جائے گا اور بات وہ بیان کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی تھی اس نے یہ بیان کیا کہ ہم نے تورات میں یہ پڑھا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ایک انگلی پر آسمان ہے، ایک انگلی پر زمین ہے، ایک انگلی پہ دوسری بعض مخلوقات ہیں۔ اس طرح چند انگلیاں اس نے گنائیں اور کہا اس پر یہ چیز ہے اس پر وہ چیز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم اس پر اتنا مسکرائے کہ راوی بیان کرتا ہے کہ آپ کے دانت نظر آنے شروع ہو گئے اور آپؐ نے یہ آیت پڑھی کہ:

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

کہ ان لوگوں نے اللہ کی معرفت کو پہچانا نہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ راوی جو بیان کرتے ہیں اسی روایت کو اور بعض احادیث کے علماء

بالکل برعکس نتیجہ

نکالتے ہیں اس سے وہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم مسکرائے اس وجہ سے کہ آپ نے تائید فرمائی کہ ہاں ہاں تُو نے بہت ہی بڑا معرفت کا نکتہ بتایا ہے اور اس کی تائید میں یہ آیت پڑھی حالانکہ یہ آیت خود بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم اس بے چارے کی نادانی اور لاعلمی پر مسکرائے ان معنوں میں کہ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ خدا ہے کیا چیز؟ تم مجھ سے سیکھو۔ مجھے کیا بتانے آئے ہو جس کی ذات میں سرتاپا خدا نہاں ہو چکا ہے اس کو یہ بتانے آئے ہو کہ خدا کیا ہے اور کس طرح ایسی اس کی صفات دنیا میں جلوہ گر ہو رہی ہیں؟ تو حضورؐ کا مسکرانا نہیں تھا وہ نہ تائید کا تھا بلکہ معرفتِ الٰہی کے نتیجے میں بے اختیار ایک مسکراہٹ تھی جس پر کوئی انسان اپنے اختیار سے قابو ہی نہیں پا سکتا اور پھر یہ آیت پڑھ دی ما قدروا اللّٰہ حق قدرہٖ۔ افسوس ان لوگوں کو خدا کی قدر نہیں ہے خدا ہے کیا چیز؟ ان ظاہری بیانوں میں اُلجھے ہوئے ہیں وہ سمجھتے ہیں اسی میں خدا تعالیٰ کی تعظیم ہے۔

عَلَّمَہٗ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خدا تعالیٰ کی

صفتِ قدیر کا صفتِ علیم سے بڑا گہرا تعلق ہے

تو قدر اللّٰہ کا مطلب ہے عَلَّمَہٗ یعنی ایک معنی اس کے یہ ہیں کہ کسی چیز کو سکھایا۔ ان معنوں میں کہ اس کی معرفت بیان کی ان معنوں میں کہ ایک چیز کو سمجھ گئے اس کی قدر کی اور صرف اپنے تک نہیں پھر رکھا۔ پھر آگے دوسروں کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ ان معنوں میں اللہ کی تعظیم بیان کرنے کے لئے بھی قدر اللّٰہ کا محاورہ استعمال ہوتا ہے عَظَّمَہٗ یعنی خدا کو صرف پہچانا ہی نہیں بلکہ پہچان کر اس کے گیت گائے اس کی بلندی بیان کی اور دوسروں کو بھی اس سے تعارف کروایا۔ ان معنوں میں اللہ تعالیٰ کی قدر ہمارے لئے یہ ہو گی کہ ہم بکثرت خدا تعالیٰ کی تعظیم کریں اور اس کی عظمت کو دوسروں کے سامنے بیان کریں۔ ان معنوں میں قدیر صفت کے ساتھ ہمارا ایک گہرا رابطہ ہوتا چلا جائے گا۔

قَدَرَ عَلَیْہِ۔ قَدَرَ عَلَیْہِ کسی چیز پر کرنے پر پوری طاقت اور مقدرت۔ انہی معنوں میں اردو میں لفظ مقدرت استعمال ہوتا ہے اور جب ہم کہتے ہیں اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قدیر کا ترجمہ ہمیشہ یہ کیا جاتا ہے۔ خدا ہر چیز پر قادر ہے تو یہاں قدیر اور قادر میں تو اگرچہ فرق ہے لیکن اپنی زبان کی مجبوری سے ہم اور ترجمہ کر نہیں سکتے ورنہ

صفت قدیر قادر کی نسبت زیادہ وسیع ہے

اور بہت ازلیت اس میں پائی جاتی ہے۔ اسی کے اندر ایک زمانے سے بالا ہونا داخل ہے اس کے معنوں میں ایسی ذات جو ہر وقت ہمہ وقت قدیر ہو صاحب قدرت ہو اس کو قدیر کہا جاتا ہے اور قادر کہتے ہیں جو کسی ایک وقت میں اپنی قدرت کا نمونہ دکھائے۔ قرآن کریم نے مختلف بیانات میں یہ فرق نمایاں کر کے ہمیں دکھایا ہے۔ مگر اس کا موقعہ بعد میں آئے گا تو میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ بہرحال قدر علیہ کا مطلب ہے ایک قَدَرَ عَلَیْہِ کسی چیز پر قدرت پانا ایسے کرنے کا اختیار رکھنا۔ لیکن یہ معنی بہت سے وساوس کو پیدا کرنے کا بھی موجب بن گیا اور اس لحاظ سے میں اس کی کچھ مزید تشریح کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن یہ مضمون بہتر ہو گا کہ بعض اور باتوں کے بیان کے بعد بیان کیا جائے کیونکہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ کے لفظ قدیر کے بعض اور معانی سے بھی ہے۔

(آگے مسلسل صفحہ پر دیکھئے)

درخواست ہائے دُعا

(۱):۔ مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب ایم اے آڈیٹر گلبرگہ یونیورسٹی نے صد سالہ جشن پیشگوئی مصلح موعود کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ایصال ثواب کے لئے پانچ انگریزی ترجمۃ القرآن خرید کر مختلف لائبریریوں میں رکھوائے ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۲):۔ مکرم سید اقوال احمد صاحب جواد بنگلور اپنی شادی خانہ آبادی کے بخیر و خوبی انجام پانے اور خوشحال ازدواجی زندگی میسر ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

خاکسار۔ عبدالمومن راشد مبلغ یادگیر

(۳):۔ مکرم محمد فرحت اللہ صاحب چندہ پوری حیدرآباد اپنی صحت کاملہ اور پریشانیوں کے ازالہ اور اپنے مقدمہ میں جو ملازمت کے سلسلہ میں چل رہا ہے کامیابی نیز اپنے دونوں بھائیوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے۔ (۴):۔ مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب یادگیر اپنی جلد بحالی ملازمت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
S.K. GHULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMETS DEALERS
CHANDAN BAZAR BHADRAK Dt BALASORE (ORISSA)

قدرَ الشئ بالشئ ایک چیز کا دوسری چیز پر قیاس کیا اور اس کے مطابق بنایا۔ تو قدیر کہتے ہیں

ایسی ذات

کو جو پہلے ایک ماڈل (MODEL) بنائے اور اس ماڈل (MODEL) کے مطابق پھر دوسری چیزیں بنانی شروع کر دے۔ ایک چیز کو ملحوظ رکھے اور اُس کے مطابق پھر اور چیزیں بنانی شروع کر دیں۔ تو خدا تعالیٰ نے دُنیا میں جتنی بھی زندگی کی شکلیں بنائی ہیں اُن میں ان پہلوؤں سے اللہ تعالےٰ کی قدرت ہمیں دکھائی دیتی ہے کہ ماڈل (MODEL) پہلے تیار کیا جاتا ہے پھر اس ماڈل (MODEL) کے آگے اُسی جیسے اور بننے شروع ہو جاتے ہیں اور یہ خدا کی صفتِ قدیر ہے جو اس نظام کو سنبھالے ہوئے ہے اور جاری رکھے ہوئے ہے۔

اگر خُدا قدیر نہ ہوتا

تو زندگی کے اپنے ہی شکل میں آگے جاری ہونے کے کوئی امکان نہ ہوتے۔ کیوں زندگی میں یہ طاقت ہے کہ وہ اپنی جیسی اور چیزیں پیدا کر سکتی ہے! یہ کوئی ذاتی صفت نہیں ہے یہ خدا تعالیٰ کی قدیریت کا مظہر ہے۔ پس

مومنوں میں بھی خدا تعالیٰ کے قدیر ہونے کی یہ شان پائی جانی چاہیئے

کہ وہ ایک چیز پر اتفاقی پیدائش پر بس نہ کریں بلکہ سلسلے پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی سوچوں میں ایک ایسا تغیر پیدا کر دیں کہ گویا وہ خدا کی قدیریت کے مظہر بن کر صرف ایک چیز بنا کر راضی نہیں ہونگے بلکہ نئے ڈیزائن (DIZZINE) دُنیا کو دیں گے، نئے ماڈل دُنیا کو دیں گے۔ جس علم سے بھی اُن کا تعلق ہے اس علم میں ایسی باتیں پیدا کریں گی جس سے نمونہ پکڑ کر اور آگے پھر چیزیں پھیلنی شروع ہو جائیں۔

قدر الشئ کا ایک معنی ہے کہ کسی چیز کو پیدا ہی نہیں کیا بلکہ اس کا ایک وقت معین کیا۔ اب اسے دیکھیں کہ کتنا حیرت انگیز اس صفت کا تمام تخلیق سے تعلق قائم ہو رہا ہے۔

خُدا تعالیٰ کی تخلیق کا جو بھی پہلو آپ سوچیں

کسی نہ کسی رنگ میں اُس سے اس کی صفت قدیری کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ایک سبق ہے کوئی ایک چیز بھی خدا نے ایسی پیدا نہیں کی جس کے لئے وقت معین نہ کیا ہو۔ اس لئے یہ خیال کہ ہر چیز دائمی ہے یا کوئی چیز دائمی ہے یہ بالکل جھوٹا اور باطل خیال ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کے سوا کوئی چیز بھی دائمی نہیں ہے۔ سوائے خدا کے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو وقت سے بالا ہو۔ اور وقت ان معنوں میں کہ اُس کے اندر جتنی بھی صفات پائی جاتی ہیں اُن کا ایک معین وقت ہے' ان کی جلوہ گری کا ایک معین وقت ہے۔ اور کسی نہ کسی وقت آ کے ان میں اجتماعی طور پر یا رفتہ رفتہ ایک کے بعد دوسری میں کمی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اور بالآخر وہ انجام کو پہنچتی ہیں اور یہ انجام کو پہنچنا کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہوتا۔ بلکہ پہلے سے ایک معین طریق پر اُس کی ذات میں وہ بات گویا کمپیوٹر کی طرح داخل کر دی جاتی ہے کہ تمہارا یہ وقتِ معین ہے اس سے آگے تم نہیں بڑھ سکتے ان معنوں میں خدا تعالےٰ قرآن کریم میں مختلف جگہ اپنے قدرت کے اس پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ پس یہ

آج کل جو دُنیا میں صناع قومیں ہیں

ان میں بھی غیر اختیاری طور پہ غیر شعوری طور پر لمبے تجربے کی بناء پر بعض خدا کی صفات سے استفادہ کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ صفات باری تعالیٰ دُنیا میں ہر جگہ جلوہ گر ہیں۔ اس لئے ضروری نہیں ہے کہ کلام کے ذریعے وہ صفات کسی کو بیان کی جائیں تو وہ انہیں سمجھنے لگے گا۔ بلکہ جس رستے پر بھی آپ قدم اُٹھائیں گے وہاں خدا کی صفات آپ کو نظر آنی شروع ہو جائیں گی۔ اور اگر گہری نظر سے آپ سفر کریں گے تو آپ کو دائیں بائیں اوپر نیچے ہر جگہ خدا کی کچھ صفات کی معرفت بھی حاصل ہونی شروع ہو جائے گی۔ اب جو ایسی قومیں جنہوں نے صناعی میں ترقی کی ہے۔ اور بعض علوم میں ترقی کی ہے وہ یہ بات پہچان گئے ہیں کہ جب بھی وہ کوئی چیز بنائی جاتی ہے اس کی عمر معین کرنا صرف ضروری نہیں بلکہ بتانا بھی چاہیئے کہ کتنی عمر اس کا مقدر ہے۔ چنانچہ یہ لوگ جب پل بھی بناتے ہیں اُس کی بھی عمر لکھ دیتے ہیں کوئی کیمرہ بناتے ہیں تو اس کی گارنٹی پر بھی عمر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی تخمینہ ہوتا ہے کہ کب تک یہ چل سکے گا۔ اور جو لوگ ان باتوں سے ناواقف ہیں بدقسمتی سے وہی لوگ ہیں جن کے سامنے بیان کی گئیں ہیں۔ یعنی قرآن کریم نے

چودہ سو سال پہلے

کھول کر یہ مضمون مسلمانوں کے سامنے رکھ دیا کہ خدا تعالےٰ قدیر ہے وہ جو چیز بھی پیدا کرتا ہے اس کے لئے ایک وقت معین کرتا ہے۔ اس لئے تم بھی اپنی صناعی میں خدا کی قدریت کے رنگ اختیار کرو اور ہر چیز جو بناؤ اس کو علم کے زور سے بناؤ' حکمت کے ساتھ بناؤ۔ اور فیصلہ کرو کہ کس وقت تک اس چیز نے کام میں آنا ہے اور کس وقت تک یہ کام دے سکتی ہے؟ تو اس پہلو سے بھی جماعت احمدیہ کو اپنے ہر پہلو میں قدیر بننا چاہیئے۔ اپنے ہر زندگی کے پروگرام کو معین کرنا چاہیئے۔ اور وقت مقرر کرنا چاہیئے۔ اُس کا

قَدَّرَہٗ علی الشئِ جَعَلَہٗ قَادِرًا۔ قدّر کا ایک معنی یہ بھی ہے جب باب تفعیل میں اس کو ڈھالا جائے قدّر یقدّر تقدیرًا تو اس کا معنی ہے کسی کام کرنے پر قادر بنا دیا قدّر فلانٌ رَوَّی وَفَکَّرَ فی تسویۃِ اَمرہٖ اپنے معاملہ کو سدھارنے کے لئے گہرے سوچ بچار سے کام لیا

یہ دونوں مضمون ایسے ہیں

جن پر قرآن کریم مختلف جگہوں پر روشنی ڈال رہا ہے۔ قدّر فکیف قدّر بُرے معنوں میں بھی بیان کیا ہے کہ فرعون کو دیکھو اُس نے ایک اندازہ لگایا اور کام اپنی طرف سے سنوارنے کے لئے اس نے ایک گہری تدبیر کی۔ فَقُتِلَ کَیْفَ قَدَّرَ ہلاک ہو اُس کی تو تدبیر بالکل اُلٹ گئی۔ بجائے فائدہ پہنچانے کے اس کے لئے نقصان کا موجب بن گئی۔

تو قدّر کا یہ معنی بھی ہے کہ صرف وقتی جذبات یا حالات سے متاثر ہو کر اچانک کوئی کام نہ کرے بلکہ پہلے سے سوچے تدبیر اختیار کرے۔ ایک سکیم بنائے۔ اس کے بلو پرنٹس (BLUE PRINTS) تیار کرکے اس کے تمام پہلوؤں پر نظر کرے اور پہلے اپنی فکر میں اُس کی پلاننگ (PLANNING) مکمل کرلے اس کا منصوبہ بنالے پھر اس کو عمل میں ڈھالنے کی کوشش کرے۔ اب یہ وہ پہلو ہے اگر اس کو آپ اختیار کرلیں یعنی

جماعتِ احمدیہ ایک امتیازی نشان کے طور پر اس پہلو کو اختیار کرلے

تو دیکھئے آپ کا مقام کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اس

ھُوَالنَّاصِرُ خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات بنوانے
اور خریدنے کے لئے تشریف لائیے!!

الرؤف جیولرز

۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر ـــ ۶۱۷۰۶۹

عادت سے غیر معمولی فائدہ پہنچ سکتا ہے لیکن بدقسمتی سے بہت سے انسان ایسے ہیں جو کام پہلے کرتے ہیں سوچتے بعد میں ہیں۔ یا کام کرتے وقت سوچتے ہیں۔ جوں جوں مشکلات پیدا ہوں ساتھ ساتھ ان کا ذہن ان مشکلات کو حل کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور جن قوموں نے خدا کی صفتِ قدیری سے استفادے کی کوشش کی ہے وہ نہ صرف یہ کہ بہت پہلے سوچتے ہیں بلکہ آئندہ آنے والے خطرات کے بارے میں بھی حتی المقدور ایک تصور باندھتے ہیں اور ان خطرات کو دُور کرنے کے لئے بھی ذہن میں ایک پلان مقرر کرتے ہیں ایک منصوبہ بناتے ہیں اور پھر جو چیز بھی وہ تخلیق کرتے ہیں وہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہے۔ وہ تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر تخلیق کرتے ہیں کہ فلاں وقت اتنی دیر چلنے کے بعد اس مشین میں یہ نقص پیدا ہو سکتا ہے اس کے نتیجہ میں یہ خطرات پیش آسکتے ہیں ان خطرات کے ازالے کے لئے ہمیں یہ یہ کرنا چاہیئے۔ اس کے باوجود انسان پوری طرح تقدیر نہیں بن سکتا۔ کیونکہ اس کو تمام علم حاصل نہیں ہے۔ اور تقدیر کا علیم سے ایک گہرا تعلق ہے جب تک علم مکمل نہ ہو تقدیر ممکن نہیں ہو سکتی۔ اس لئے انسان تو اس میں ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ لیکن بہرحال جتنا جتنا وہ خدا کی صفتِ قدیری کے قریب بڑھتا ہے اُتنا اُتنا اس کی تخلیق اس کی صنعت زیادہ حسین تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمان جن کو یہ گر سکھائے گئے قرآن کریم کی طرف سے وہ بالعموم اس سے غافل ہیں نہ منصوبہ بناتے ہیں نہ یہ فکر کرتے ہیں کہ کیا کرنا ہے بلکہ عجیب

ایک ظالمانہ تضاد

پیش کر رہے ہیں یعنی ایک وہ قوم تھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جن کو یہ بتایا گیا کہ کل کی فکر نہ کرو جو وقت آئے گا ٹھیک ہے۔ دیکھا جائے گا۔ اور ایک وہ قوم ہے جس کو قرآن کریم نے بار بار بتایا کہ کل کی فکر کرو وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ خبردار نگران رہو کہ کل تم آگے کیا بھیجنے والے ہو اپنے مستقبل کے لئے کیا تیاری کر رہے ہو اور جن کو پھر خدا نے اپنی صفات کے بیان کے ذریعے خوب اچھی طرح آگاہ کر دیا کہ ترقی کی راہیں کیا ہیں اور کس طرح ان پر قدم مارے جاتے ہیں؟ وہ ان صفات سے عاری ہو بیٹھے ہیں یہ لوگ اور جن کو یہ نہیں بتایا گیا تھا انہوں نے ایک لمبا سفر خدا تعالیٰ کی علمی قدرت میں اختیار کیا یعنی خدا تعالیٰ نے جو قوانین قدرت اس مادی دُنیا کے بنائے ہیں اُن میں انہوں نے سفر اختیار کیا اور رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کا عرفان غیر شعوری طور پر حاصل کرنا شروع کر دیا اور صفتِ قدیری کے بعض پہلو اختیار کئے اور دُنیا میں ترقی کی۔

اَلْقَدْرُ مَبْلَغُ الشَّیْءِ کسی چیز کی حد اور انتہا کَوْنُ الشَّیْءِ مُسَاوِیًا بِغَیْرِہٖ بلا زیادۃ و نقصان کہ ایک چیز کا بغیر کمی یا بیشی کے دوسری چیز کے برابر ہونا۔ الطاقۃ اور طاقت بھی اس کا معنی ہے یہ

بہت ہی عجیب مضمون

ہے جو خدا تعالیٰ کی تخلیق میں ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ اس کی قدرت کے معنوں میں قدرت کا ایک معنی یہ ہے کہ ہر چیز کو متوازن رکھنا۔ اگر ایک مثبت پہلو ہے تو اس کے برابر ایک منفی پہلو رکھنا یہاں تک کہ جب ترازو میں ان باتوں کو تولو تو دونوں پہلو بالکل مساوی ہو جائیں خدا تعالیٰ کی قدرت جب عملی تخلیق میں جلوہ گر ہوگی ہے تو حیرت انگیز طور پر اس کی تقدیر کی شان ہر جگہ نظر آتی ہے جو کچھ بھی اس نے پیدا کیا ہے اس کے اندر یہ توازن آپ کو ملتا ہے ایک پول (POLE) ہے دائیں کا اور ایک بائیں کا پول (POLE)۔ ایک مثبت قوت ہے ایک منفی قوت ہے اور ان سب کو اگر آپ اکٹھا کر دیں تو سَم ٹوٹل (SOME TOTAL) بظاہر زیرو ہو جائے گا۔ صفر ہو گا۔ یہ اتنا

حیرت انگیز توازن

ہے کہ اگر ساری کائنات کی تمام منفی چیزوں کو تمام مثبت چیزوں کے ساتھ مدغم کر دیں تو جواب صفر آئے گا ہر چیز عدم ہو جائے گی۔ اور یہ خدا کی تقدیری کی شان ہے کہ اس نے عدم سے اس طرح تخلیق کی ہے کہ مثبت بھی پیدا کیا اور منفی بھی پیدا کیا۔ اور دونوں مخالف پہلو اتنے متوازن پیدا کئے کہ آخری حساب کے نقطۂ نگاہ سے ایک ذرّے کا بھی بظاہر فرق نہیں پڑ رہا۔ اس کے باوجود لامتناہی تخلیق کی صورتیں پیدا ہو گئیں۔ ایک بھی ہے خدا اور یہ سب کچھ بھی ہے ان سب سوالوں کا جواب آگیا کہ ہے

جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود — پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

اے خدا تُو تو کہتا ہے کہ تیرے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ تو پھر یہ کیا ہنگامہ ہے ؎

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں — غمزہ و عشوہ و ادا کیا ہے

کہ یہ کیا دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں یہ حُسن کی جلوہ گریاں یہ ادائیں یہ ناز یہ مظالم کا سلسلہ یہ حُسن کے مختلف پہلو یہ بدصورتیوں کے مختلف پہلو۔ لیکن جب آپ خدا کی صفتِ تقدیری پر غور کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس کا ایک گہرا تعلق توحید باری تعالیٰ سے بھی ہے۔ اور قدرت کے اندر یہ بات پائی جاتی ہے کہ خدا کے سوا ہر چیز ایک دوسرے کے ساتھ متوازن ہو کر عدم اختیار کر جائے اگر خدا تعالیٰ یہ چاہے۔

ایک دفعہ ہمارے

ایک احمدی بزرگ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی جو بہت دُعا گو تھے اور جن کی دُعاؤں کو خدا تعالیٰ بڑی جلدی پایۂ قبولیت میں جگہ بھی دیتا تھا اور جواب بھی دے دیتا تھا بہت جلد اُن کے متعلق یہ واقعہ آتا ہے کہ وہ ایک دفعہ اسی اُلجھن میں مُبتلا ہو گئے کہ اے خدا! جب تیرے سوا ہے ہی کچھ نہیں تو یہ لاکھوں کروڑوں اربوں ان گنت شکلیں ہم کیا دیکھ رہے ہیں؟ یہ کیا ہوں؟ تُو کیا ہے؟ مادّہ کے جو ٹکڑے کیا ہیں؟ یہ زمین، یہ آسمان، یہ بیچ میں چیزیں پیدا ہونے والی، ان گنت مخلوقات کی قسمیں مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آتی پھر تیری وحدت کہاں گئی؟ اسی سوچ میں مُبتلا تھے کہ

اچانک کشفی حالت طاری ہوئی

اور کشفی حالت میں اُنہوں نے دیکھا کہ وہ ایک بچے کی طرح ایک کلاس روم میں بیٹھے سبق حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایک اُستاد بن کر بلیک بورڈ (BLACK BOARD) یعنی تختۂ سیاہ پر چاک (CHALK) سے کچھ لکھ رہا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے یعنی تمثیل کے طور پر ایک اُستاد کی شکل اختیار کی ہے۔ بورڈ پر ایک لکھا اور اُن سے جو شاگرد بنے ہوئے بیٹھے تھے اُن سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا "ایک" اس پر خدا نے ایک طرف زیرو یعنی صفر لکھا اور فرمایا یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا جی صفر ہے۔ اور صفر لکھے پھر اور صفر لکھے یہاں تک کہ بہت سے صفر لکھ دیئے۔ پھر ایک صفر اُٹھا کر اس ایک کے دائیں طرف رکھ دیا اور کہا یہ کیا ہے اُنہوں نے کہا دس پھر ایک اور صفر اُٹھایا اور اس کے آگے دائیں طرف رکھ دیا پھر خدا نے پوچھا یہ کیا ہے اُنہوں نے کہا سو۔ غرض یہ کہ وہ ہندسے بڑھنے شروع ہوئے یہاں تک کہ گنتی ختم ہو گئی اور پھر یہ کشفی حالت بھی باقی رہی۔ تو سبق یہ دینا مقصود تھا کہ جو کچھ بھی ہے خدا کی ذات سے طاقت حاصل کرکے ہے اس کے منشاء اور ارادے کے مطابق ہے۔ اور اُسی سے صفر قوت پکڑتے ہیں اور تعداد اختیار کرتے ہیں۔ اگر اُس ایک کے ساتھ ان صفروں کو رشتہ نہ باندھا جائے اور صحیح سمت میں نہ باندھا جائے تو ان کی کوئی بھی حیثیت

نہیں۔

تو صفت تقدیری ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ

تخلیق کا خدا تعالیٰ کی قدرت کی شان کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے

یعنی قدر کے یہ معنی کہ متناسب اور متوازن کرنا یہاں تک کہ دونوں پہلو سو فیصدی برابر ہو جائیں۔ یہ صفت خدا کی ہر تخلیق میں آپ جلوہ گر دیکھیں گے۔ اور احمدیوں کے لئے بھی اس میں گہرے سبق ہیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ تخلیق کے نئے نقطے سمجھا رہا ہے، نئے عرفان عطا فرما رہا ہے۔ اپنی ذات میں پہلے توازن پیدا کریں اگر آپ خدا کے قدیر بندے بننا چاہتے ہیں۔ اپنی ذات کو متوازن بنائیں کیونکہ متوازن ہوئے بغیر نشوونما نہیں ہو سکتی۔ نشوونما تخلیق کا ایک دوسرا پہلو ہے۔ ابتداء جب تخلیق کی ہو جاتی ہے تو پھر اعادہ ہوتا ہے تخلیق کا۔ اور تخلیق کے ہر اعادے کے وقت خدا کی قدرت کا یہ پہلو جلوہ گر ہو جاتا ہے کہ ایک توازن کی حالت قائم کی جاتی ہے جس سے پھر نئی نشوونما پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً آپ ایک گندم کا کھیت اُگانے کی کوشش کریں دانوں کا چھٹا دیں گے تو روئیدگی تو پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر اُس کھیت کے اندر توازن نہیں ہے تو یا تو آپ کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا یا آپ کی بیشتر محنت ضائع چلی جائے گی۔ یا کم سے کم جو حد امکان تک آپ فائدہ اُٹھا سکتے تھے اپنی محنت کا وہ نہیں اُٹھا سکیں گے۔ مثلاً

اگر زمین متوازن نہیں ہے

تو اُس سے زمیندار جانتا ہے کہ کتنا بڑا اُس کی فصل کے پھل پر اثر پڑتا ہے۔ اگر پانی متوازن نہیں دیا گیا یعنی خشکی اور تری کا جو توازن ہے وہ صحیح قائم نہیں رکھا گیا تو اس سے بھی بعض دفعہ ساری محنت بے کار چلی جاتی ہے کسی وقت میں زیادہ پانی دے دیں اور کسی وقت میں خشکی زیادہ دے دیں تب بھی نقصان خشکی نہ پیدا کریں تب بھی نقصان ہے تری پیدا نہ کریں تب بھی نقصان ہے توازن ہے جو کے نتیجے میں کھیت بڑھتے ہیں کھاد بڑی اچھی چیز ہے طاقت در چیز ہے لیکن کھاد میں جہاں توازن بگڑے وہاں کھیت خود بولتا ہے شکایت کرتا ہے۔ میں زمیندار عملاً رہا ہوں بڑا لمبا عرصہ۔ مجھے پتہ ہے میں تو کھیتوں میں پھرتا تھا تو کھیتوں کی شکایت سنتا تھا دیکھتا تھا کہیں زیادہ کھاد ہے، تنا زیادہ نشوونما ہو لی کہ وہ فصل نشوونما کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ختم ہو گئی۔ ہواؤں سے گر گئی یا ویسے ہی (VEGETATIVE GROWTH) یعنی اس کی سبزی کی نشوونما زیادہ ہو گئی پھل کے قابل نہیں رہی۔ اور جہاں کم تھی وہاں وہ چہرے کی زردی بولتی تھی کہ ہمیں کم طاقت دی گئی۔ تو صفتِ تقدیری میں یہ جو توازن کی شان ہے اس میں

بہت گہرے سبق

ہیں ہمارے لئے ہم اپنی ذات میں توازن پیدا کریں اور پھر اس توازن کو اپنی تخلیقات میں جاری کریں تو عظیم الشان ترقی کی راہیں جماعت احمدیہ کے لئے کھل سکتی ہیں۔

القَدْرُ کے مقابل پر لفظ ہے اَلْقَدَرُ دال کی زبر کے ساتھ جس کا معنی ہے ما یقدّر اللّٰہ من القضاء وہ قضاء جس کا اللہ تعالیٰ فیصلہ کرتا ہے عَنْ بَعْضِهِمْ بِاَنَّهُ تَعَلُّقُ الْاِرَادَةِ بِالْاَشْيَاءِ فِیْ اَوْقَاتِهَا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اشیاء کا اپنے اوقات پر وقوع پذیر ہونا یہ قدر ہے۔ تو یہ

ایک اور پہلو

بھی ہے جو بہت اہم ہے خدا تعالیٰ کی صفتِ قدیری کو سمجھنے کے لئے

کہ جو چیزیں بھی رونما ہوتی ہیں وہ سب اپنے وقت پہ رونما ہوتی ہیں یعنی ہر چیز کے رونما ہونے کے لئے ایک وقت معیّن اور مقدر ہے۔ مثلاً جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے دانت نہیں ہوتے لیکن چونکہ وہ خدا کی قدرت سے پیدا ہوا ہے اس لئے ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ وہ چیز جس کی اس کو آئندہ ضرورت پیش آنے والی ہے عین اس وقت پیدا ہو گی جب اس کی ضرورت پیش آئے گی بعض اور صفات سے بظاہر وہ عاری نظر آتا ہے اس میں نہ اُنا تا والی بات ہے نہ ذُکران والی بات ہے نہ اس میں نر کی صفات ہیں نہ مادہ کی صفات ہیں لیکن ہر انسان جانتا ہے کہ چونکہ وہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے پیدا ہوا ہے اس لئے

تقدیر کے معنی یہ ہیں

کہ وقتِ مقررہ پر کچھ اور چیزیں ظاہر ہوں گی داڑھی نہیں ہے تو وہ داڑھی بھی ظاہر ہو گی اور بہت سی صفات ہیں جو رفتہ رفتہ ترقی کریں گے تو جب دانت کی طلب پیدا ہوتی ہے جب دانت کا اقتضاء پیدا ہوتا ہے تو وہ دانت اُگنے شروع ہو جاتے ہیں اور جب ان دانتوں کے جھڑنے کا اقتضاء پیدا ہوتا ہے تو وہ دانت جھڑنے لگ جاتے ہیں۔ اور جب ان کی جگہ بہتر اور نسبتاً لمبے رہنے والے دانتوں کا وقت آتا ہے تو پھر وہ ساتھ اُگنے بھی شروع ہو جاتے ہیں اور جتنی دیر تک اُن کے لئے اُگنے کی ضرورت ہے جتنا لمبا ہونے کی ضرورت ہے اس وقت تک وہ حکم نافذ العمل رہتا ہے کہ بڑھو اور پیدا ہو اور جس وقت وہ ایک حدِ مقررہ تک پہنچ جاتے ہیں تو خدا کی دوسری تقدیر جو کم کرنے والی تقدیر بھی ہے قَدَرَ کا ایک معنی ہیں کم کرنا قَدَرَ عَلَیْہِ رِزْقَہٗ رزق کم کر دیا تو خدا کی یہی قدرت کسی نئی [illegible] کی ضرورت نہیں پیش آتی

اسی قدرت کا دوسرا پہلو جلوہ گر ہو جاتا ہے

اور وہاں قدیر کا معنی یہ ہیں کہ اب اس کو کم کرو۔ چنانچہ دانت کی گروتھ (GROWTH.) بڑھتے بڑھتے ایک مقام پر جا کے رُک جاتی ہے اور رُکنی کے معنی صرف یہ ہیں کہ کم ہو جاتی ہے ورنہ روزانہ گھسائی پٹائی اتنی زیادہ ہوتی ہے ہمارے اعضاء کی کہ اگر نشوونما بھی ساتھ جاری نہ رہے تو ہم تو چند گھڑیوں میں گھس پٹ کر ختم ہو جائیں۔

کہتے ہیں ایک انسان سات سال میں بالکل نیا جسم اختیار کر لیتا ہے کیونکہ سات سال کے اندر جتنا بھی وہ اپنے آپ کو استعمال کرتا ہے عملاً اس کا پہلا وجود سارا ہی غائب ہو چکا ہوتا ہے، تو خدا تعالیٰ کی قدرت کے دونوں پہلو بیک وقت جلوہ گر ہیں۔ قدیر بمعنی نشوونما پیدا کرنے والے کے بھی اور قدیر بمعنی کم کرنے والے کے بھی۔ اور پھر توازن پیدا کرنے والے کا معنی بھی عمل پیرا ہے۔ پھر وقت معیّن کرنے والے کا معنی بھی عمل پیرا ہے پھر وقتِ معیّنہ پر نئی چیزوں کا ظہور پذیر ہونا یہ معنی بھی عمل پیرا ہے اور انسان غفلت کی حالت میں زندگی گزار دیتا ہے سوچتا ہی نہیں کہ خدا کی حرف ہ ایک صنعت کا ہی اگر وہ احسان ادا کرنے کی کوشش کرے تو ساری عمر سوچوں میں گزار دے ساری عمر تحقیق میں گزار دے یا دوسروں کی تحقیق سے استفادے کی کوشش کرے تب بھی وہ ایک صفتِ باری تعالیٰ کے سمندر کو وہ طے نہیں کر سکتا۔ کیوں بچہ بڑھتا ہے اور ایک وقت پہ جا کے پھر وہ بڑھنا بند کر دیتا ہے؟

کیا یہ اتفاقی حادثات ہیں

کیوں خون کے سیل ڈُپلیکیٹ (DUPLICATE.) ہوتے ہیں بڑھتے ہیں اور اس کے بعد پھر رُک جاتے ہیں بڑھنا بظاہر۔ اور صرف اُتنا

بڑھتے ہیں کہ جتنا خون کے توازن کو برقرار رکھ سکیں۔ قد صرف اتنا بڑھتا ہے جتنا گھسائی پٹائی کے مقابل پر اس کو برابر رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ ساری خدا تعالےٰ کی صفتِ تقدیری کی منظر ہیں جو عملاً ہر تخلیق میں جلوہ گر نظر آتے ہیں مناظر ہیں اور عملاً ان میں سے اکثر سے ہم اندھے رہتے ہیں یعنی دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھ رہے ہوتے، دیکھتے ہوئے کبھی خدا کی طرف ان صفات کو منسوب نہیں کر رہے ہوتے۔ اور ایسی غفلت کی حالت میں زندگی گزار دیتے ہیں جیسے کولہو پر بیٹھا ہوا انسان بالآخر اس آواز کو سننا بند کر دیتا ہے اگر کولہو پہ بیٹھا ہوا انسان کولہو چل رہا ہو اور جو لوگ اس پہ بیٹھتے ہیں ان کو نیند آجائے تو ان کی آنکھ کھلتی ہے آواز بند ہونے پہ یعنی بظاہر عام حالات سے بالکل اُلٹ بات ہے کیونکہ وہ عادی ہو گئے ہیں ایک خاص قسم کے شور کے وہ شور ہو تو وہ غفلت کی حالت میں چلے جاتے ہیں وہ شور نہ ہو تو وہ بیدار ہو جاتے ہیں تو اسی طرح بعض دفعہ

صفات باری تعالیٰ جب اپنا جلوہ روکتی ہیں

تو تب آنکھیں کھلتی ہیں انسان کی۔ ایک زمیندار ایک فصل کو محبت اور پیار کی نظر سے دیکھ رہا ہے کہ کتنی عظیم الشان فصل ہے اور محسوس ہی نہیں کر رہا کہ خدا تعالےٰ کی رحمت کے جلوے اس میں ہیں خدا تعالےٰ کی قدرت کی شان اس میں نمایاں ہو رہی ہے، جلوہ دکھا رہی ہے۔ خدا تعالےٰ کی اور بہت سی صفات ہیں جو جلوہ دکھا رہی ہیں لیکن اچانک خدا تعالےٰ کی حفاظت اور رحمت کا سایہ ایک لمحے کے لئے اُٹھتا ہے اس فصل سے اور ژالہ باری کا وہ شکار ہو کر ایک دم ختم ہو جاتی ہے۔ کچھ بھی اس کا باقی نہیں رہتا۔ تو وہ سارا سال یا نصف سال کم از کم خدا تعالےٰ کی جن صفات کو محسوس کرنے سے غافل رہا تھا جب ایک لمحہ کے لئے اُن صفات نے جلوہ دکھانا چھوڑا تو اس کی توجہ اس طرف مبذول ہو گئی اور وہ بھی ہر ایک کی نہیں جو خدا سے ڈرنے والے لوگ ہیں وہ بیدار ہو جاتے ہیں ایسے موقعوں پر اور وہ سمجھتے ہیں کہ دراصل

سب کچھ اللہ کے فضل کے ساتھ جاری ہے

یہ مضمون خود بھی خدا تعالےٰ قرآن کریم کی دوسری آیات میں بہت کھول کر بیان کرتا ہے یہاں تک کہ ہمارے آگے پیچھے خدا تعالےٰ کی حفاظت کرنے والے قانون جاری کرنے کے لئے فرشتے موجود ہیں۔ اور ایک لمحہ بھی ہم اگر خدا کی حفاظت سے باہر ہو جائیں تو ہمارے لئے فوری ہلاکت ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی ہم بچ نہیں سکتے اس کے بغیر تو صفت قدیر نے یہ سارے جلوے دکھا رکھے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہم اکثر غفلت کی حالت میں گزر جاتے ہیں زندگی گزار دیتے ہیں اور جن نشانوں سے اپنے رب تک پہنچ سکتے تھے اُن سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔

اَلْقَدْرُ وَالتَّقْدِیْرُ تَبْیِیْنُ کَمِّیَّۃِ الشَّیْءِ میرا خیال ہے اب وقت زیادہ ہو گیا ہے اس لئے میں اس کو اب اس کے بعد ختم کرتا ہوں خدا کرے دو خطبوں میں یہ مضمون حل ہو جائے لیکن دو نہیں تو تین میں ہو جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔ اللہ کا ذکر ہے

پیار اور محبت کا ذکر

ہے مزا ہی آتا ہے نا بہرحال۔ یعنی خدا کی ایک صفت میں اگر ہم بیان میں دیر لگا دیں تو اس میں حرج کیا ہے! صرف یہ جلدی ہوتی ہے کہ جلدی مضمون بیان ہو تاکہ بعض دوسرے مضامین جن کی ضرورت پیش آتی ہے وہ رُک نہ بیچ میں بن جائیں جس کو پنجابی میں کہتے ہیں نا۔ ڈیک ٹوٹنا۔ کہ ڈیک نہ ٹوٹ جائے۔ اس لئے میں کوشش کرتا ہوں کہ جلدی جلدی بعض صفات کا بیان جہاں تک ممکن ہے مفصل کروں بہرحال چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے اس لئے مجھے اس مضمون کو اب ختم کرنا پڑے گا۔ صرف اس حصے کو جس کو میں نے چھیڑا ہے بیان کرتا ہوں

اَلْقَدْرُ وَالتَّقْدِیْرُ تَبْیِیْنُ کَمِّیَّۃِ الشَّیْءِ۔ کسی چیز کی کمیت کی وضاحت تَقْدِیْرُ اللّٰہِ الْاَشْیَاءَ عَلٰی وَجْھَیْنِ۔ اللہ کی تقدیر ان معنوں میں دو طرح سے ظاہر ہوتی ہے اَحَدُھُمَا بِاِعْطَاءِ الْقُدْرَۃِ وَالثَّانِیْ بِاَنْ یَّجْعَلَھَا عَلٰی مِقْدَارٍ مَّخْصُوْصٍ وَوَجْہٍ مَّخْصُوْصٍ حَسْبَ مَا اقْتَضَتْہُ الْحِکْمَۃُ لیعنی کام کرنے کی قدرت دے کر بھی اللہ تعالےٰ اپنی صفتِ القدر والتقدیر کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ دوسروں میں بھی کام کرنے کی قدرت پیدا کرتا ہے اور اس پہلو سے بھی کہ حکمت کے تقاضا کے مطابق اشیاء کو مخصوص انداز سے اور مخصوص طرز پر بناتا ہے یعنی جو کچھ بھی وہ کرتا ہے حکمت کے تقاضوں کو مدنظر رکھ کے کرتا ہے اور

اس کے ہر فعل کے ہر پہلو میں حکمت کارفرما دکھائی دے گی۔

یہ مضمون الگ ہے کہ حکیم کیا ہے وہ تو صفتِ حکیم کے وقت میں انشاء اللہ تفصیل سے بیان کروں گا۔ یہاں تو اس کا پہلا حصہ ہے اس کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کام پر صرف قدرت پانا ہی انسان کو قدیر نہیں بنا دیتا بلکہ قدرت کو دوسروں میں پیدا کرنے کی اہلیت بھی صفتِ قدیری کا حصہ ہے۔

پس جماعتِ احمدیہ کو اپنی صفات کو دوسروں میں جاری کرنے کی اہلیت بھی اختیار کرنی چاہیئے۔ اپنی صفاتِ حسنہ کو اپنے بچوں میں اپنے اہل و عیال کے علاوہ اپنے دوستوں میں بھی جاری کرنے کی قدرت حاصل ہونی چاہیئے۔ اور اپنے ماحول اپنے گردو پیش میں بھی ان صفات کو جاری کرنے کی قدرت حاصل ہونی چاہیئے۔ تب آپ صحیح معنی میں خدا تعالےٰ کی صفتِ قدیری کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ میں جب کہتا ہوں روانہ ہو جائیں گے تو مراد ہے فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ کے حکم پر عمل پیرا ہونے کے لئے چند قدم آپ ضرور اُٹھائیں گے اس سمت میں۔ ورنہ یہ آیت آپ روز سنتے رہیں گے یا پڑھتے رہیں گے یا اس کے درسوں میں اس پر غور کریں گے مگر حقیقی معنوں میں یہ آیت آپ کو کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ پس فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ میں ایک جلدی کا پہلو پایا جاتا ہے وہ یہ بات بتاتا ہے کہ خدا کی باقی تمام صفات تو الگ رہیں اس کی ایک صفت کے سارے تقاضے پورا کرنا ہی بہت بڑا کام ہے تمہاری زندگیاں تھوڑی ہیں

تمہارا عرصہ حیات چھوٹا سا ہے

تم کیا کیا کرو گے اور کیا کیا اختیار کرو گے خدا کے فضل کے بغیر کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکے گا مگر جلدی کرو افراتفری کی وجہ سے گھبراہٹ میں دوڑو اس کی طرف کیونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ ہے اگرچہ تقاضے بالآخر سو فیصدی تو پورے ہو ہی نہیں سکتے مگر جب آپ کہتے ہیں کسی بچے کو کہ دوڑو تو جب وہ دوڑنا شروع کرتا ہے اسی وقت عملاً وہ تقاضے پورے بھی کر دیتا ہے۔ خواہ وہ اس حد تک نہ بھی دوڑ سکے جس حد تک اس کو دوڑنے کا حکم ملا ہے۔ ایک کمزور بھی دوڑ پڑتا ہے۔ حکم پر اور ایک بوڑھا بھی دوڑ پڑتا ہے۔ ایک بیمار بھی دوڑ پڑتا ہے۔ ایک جوان بھی دوڑ پڑتا ہے۔ ایک صحت مند بھی دوڑ پڑتا ہے۔ حکم سن کر عمل شروع کر دینا ہی دراصل ایک معنی میں

حکم کی تکمیل

ہے اس کے بعد ضروری تو نہیں کہ سارے دوڑنے والے منزلِ مقصود تک پہنچ جائیں جو رستے میں بھی گر جاتے ہیں وہ بھی حکم کو پورا کرنے والے ہیں اس لئے فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ کا ایک یہ بھی معنی ہے اس میں جہاں ایک گھبراہٹ کا پہلو بھی ہے کہ اور تو دیر ہو رہی ہے جلدی کرو

وہاں ایک خوشخبری کا بھی پہلو مضمر ہے کہ تمہارا کام صرف دوڑنا ہے تم دوڑنا شروع کردو تو میرے حکم کی تعمیل اُسی وقت شروع ہو جائے گی آگے منزل تک پہنچنا یہ تمہارے بس کی بات ہی نہیں ہے۔

الَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

اس کے لئے ایک اور قانون جاری ہے کہ تم جہاد شروع کرو خدا کی راہ میں تم جدو جہد شروع کر دو لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا پھر ان رستوں پر جن پر تم دوڑو گے ان پر ہدایت تک پہنچانا منزل مراد تک پہنچانا یہ پھر ہمارا کام ہے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جس حالت میں بھی تمہیں دوڑتے ہوئے اُٹھائیں گے وہی حالت تمہارے لئے فلاح اور کامیابی کی حالت قرار دی جائے گی۔ یہاں تک کہ یہ مضمون اتنا عظیم الشان ہے کہ

خدا کی صفتِ غفران

میں نے بیان کیا تھا کہ ایک شخص جو ساری عمر گناہ کرتا رہا وہ بالآخر ایک ایسی بستی کی طرف روانہ ہوا جہاں اس کے جانے کی نیت صرف یہ تھی کہ نیک لوگ ہیں ان کی صحبت میں بیٹھ کر میرے گناہ جھڑ جائیں گے اور مجھے نیکی کی توفیق ملے گی۔ ابھی آدھا سفر طے کیا تھا تقریباً کہ اس کو رستے میں موت آگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیان فرماتے ہیں اس حالت میں اس نے جان دی کہ

گھٹنوں اور کہنیوں کے بل

گھسٹ رہا تھا کہ کاش مرتے وقت مَیں اس شہر کے اور قریب ہو چکا ہوں۔ ایسی حالت میں اس نے جان دی اور فرشتوں نے خدا کے حضور یہ سوال اُٹھا دیا کہ اس کو جہنّم میں پھینکا جائے یا جنّت میں پھینکا جائے؟ ساری عمر تو یہ گناہ کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دیکھو آخری حرکت اس کی کیا تھی یہ تو نیک بننے کے لئے سفر اختیار کر چکا تھا۔ فَفِرُّوا إِلَى اللّٰهِ کی آیت کے تابع آچکا تھا اس کی فرماں روائی میں داخل ہو چکا تھا کیسے تم اُس کو جہنم میں ڈالو گے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان جھگڑنے والے فرشتوں کو جو عذاب اور رحمت کے فرشتے آپس میں تمثیلی رنگ میں جھگڑا کر رہے تھے کہ اچھا تم جھگڑا اس طرح طے کر لو کہ فاصلہ ناپو اگر اُس بُری بستی سے وہ قریب تر مرا ہے جہاں گندے لوگ تھے جہاں کہ وہ جرائم کیا کرتا تھا تو بے شک اس کو جہنم میں ڈال دو لیکن اگر وہ ان نیکوں کی بستی کے زیادہ قریب مرا ہے جن نیکوں کی بستی کی طرف وہ ہجرت اختیار کر رہا تھا تو پھر جہنم اس پر حرام ہے پھر اس کو جنّت میں ڈالنا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بڑے ہی پیار کے ساتھ اپنے

رب کی حمد کے گیت

اس طرح گاتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جب فرشتوں نے وہ فاصلہ ناپنا شروع کیا تو بدی والی زمین کو خدا نے حکم دیا کہ وہ پھیلنا شروع ہو اور اس کا فاصلہ بڑھنے لگے اور نیکی والی بستی کی طرف کی زمین کو حکم دیا کہ وہ سُکڑنے لگے۔ اور خدا کے اس بندے کو اپنے قریب تر کر لے پس وَسِعَ رَحمتی کُلَّ شَیْءٍ کا ایک عجیب منظر سامنے آیا کہ وہ شخص جو ساری عمر بدیوں میں مبتلا تھا اس کا انجام خدا تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کے تابع اِسی وجہ سے ہوا کہ وہ فَفِرُّوا إِلَى اللّٰهِ کے حکم پر عمل پیرا ہو چکا تھا۔

پس فَفِرُّوا اِلَى اللّٰهِ کا جہاں یہ مطلب ہے کہ جلدی کرو تمہاری زندگی کا اعتبار کوئی نہیں خدا کی کس کس صفت کو تم اپناؤ گے؟ اور کس حد تک تم میں ان صفات میں سفر کرنے اور سیر کرنے کی توفیق نصیب ہو گی؟ وہاں

ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی

ہے کہ گھبرا کر ہمّت نہ ہار بیٹھنا کہ یہ کام ہماری طاقت سے بڑھ کر ہے یہ ایک عجیب قانون ہے جو اس دُنیا میں جاری ہے تم فَفِرُّوا اِلَى اللّٰهِ کے حکم پر عمل پیرا ہو جاؤ پہلا قدم اُٹھا کر بھی اگر تم مروگے تب بھی خدا تمہیں فلاح پانے والوں میں لکھ لے گا۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رنگ میں صفات باری تعالیٰ میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سے بھی اُسی طرح مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے جس طرح اس گناہ گار بندے سے سلوک فرمایا تھا جس کی اطلاع ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اصدق الصادقین نے دی ہے۔ (آمین)

منظوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ تین سال کے لئے مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری کی بطور "صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ" منظوری عطا فرمائی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے حضور انور کے اس ارشاد کو زیر ریزولیوشن ۸-غ مورخہ ۹.۳.۸۶ ریکارڈ کر لیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

تقریب شادی و رخصتانہ

مورخہ ۱۵/۳/۸۶ کو عزیز مکرم عبدالقیوم صاحب ٹیلر ولد شری دیوان چند کی تقریب شادی عمل میں آئی۔

قبل ازیں عزیز موصوف کا نکاح عزیزہ امۃ الباسط سلمہا بنت مکرم چوہدری محمد خضر صاحب باجوہ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر دُولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کرائی بعدہٗ بارات مکرم چوہدری محمد خضر صاحب باجوہ کے مکان سے ملحق "ایوان خدمت" میں پہنچی جہاں دُولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم ملک صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی بعدہٗ دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔

مورخہ ۱۷/۳/۸۶ کو مکرم عبدالقیوم صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ (ادارہ)

اعلانِ نکاح

عزیز چوہدری عبدالواسع صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ کا نکاح مورخہ ۷/۳/۸۶ کو بعد نماز عصر مسجد دارالبرکات ربوہ میں عزیزہ نصرت جہاں بیگم سلمہا بنت مکرم چوہدری محمد ارشاد اللہ صاحب گوجرانوالہ کے ساتھ مبلغ ... روپے حق مہر پر محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر نے پڑھا۔

مکرم چوہدری صاحب موصوف نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۱۰۱ روپیہ اعانت بدر میں ادا فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالےٰ خیراً۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواستِ دُعا

میری پیاری امی جان (جن کے متعلق ایک موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کی والدہ ہی نہیں بلکہ خاندان احمدیت کی امانت بھی ہیں) کی دائیں آنکھ میں سفید موتیا اتر رہا ہے اور ۸ مارچ کو ربوہ میں اپریشن ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جملہ درویشان کرام اور قارئین بدر کی خدمت میں پیاری امی جان کی صحت کاملہ اپریشن کی کامیابی اور نظر کی بحالی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دُعا کرنے کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ عطاء المجیب راشد ابن حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم
(امام مسجد فضل لندن)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۵ء

قسط دوم

مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

ختم نبوت اور عشق رسول

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگانا کہ آپ نعوذ باللہ ختم نبوت کے منکر تھے سراسر ظلم اور بہتان ہے۔ حضور علیہ السلام نہایت واشگاف الفاظ میں خدا تعالیٰ کی عزت و جلال کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ:-

"مجھے خدا کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں مومن اور مسلمان ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، اس کے فرشتوں اور بعث بعد الموت پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور میرا ایمان ہے کہ ہمارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں"

(ترجمہ از عربی عبارت حمامۃ البشریٰ ص۸)

اسی طرح آپ نے جامع مسجد دہلی میں یہ اعلان فرمایا کہ

"میں مندرجہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانۂ خدا میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔

(تقریر واجب الاعلان بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص۴۴)

انکار ختم نبوت کے اتہام کو رد کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے۔ اور اُن کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اُس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے، سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہُوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا بجز اُن لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۱-۲۴۲)

امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل و جان سے خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں اور ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ یہی شہادت دیتا ہے کہ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختارؐ ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

اور اس بات کی گواہی مشہور عالم دین مولانا عبدالماجد دریا بادی نے بھی دی ہے کہ:-

"جہاں تک میری نظر سے خود بانیٔ سلسلہ احمدیہ جناب مرزا صاحب مرحوم کی تصنیفات گزری ہیں ان میں بجائے ختم نبوت کے انکار کے اس عقیدہ کی خاص اہمیت مجھے ملی ہے۔ بلکہ مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ احمدیت کے بیعت نامہ میں ایک مستقل دفعہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی موجود ہے۔ لہٰذا مرزا صاحب مرحوم اگر اپنے تئیں نبی کہتے ہیں تو اسی معنی میں ہر مسلمان ایک آنے والے مسیح کا منتظر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں"۔

(منقول از الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۲۵ء)

پس جماعت احمدیہ کو ختم نبوت کا منکر قرار دینا عام مسلمانوں کو جماعت سے بدظن کرنے کی ایک مذموم چال اور سیاسی مفادات کے حصول کا ایک فرسودہ ہتھیار ہے۔

اب ایک عام مسلمان کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہونا قدرتی امر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت جب ختم نبوت کی قائل ہے تو پھر حضرت مرزا صاحبؑ نے دعویٰ نبوت کیوں کیا؟ اور باوجود آپؑ کے دعویٰ نبوت کے ختم نبوت کی مُہر کیوں نہیں ٹوٹتی؟ سو اس کی وضاحت میں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کی تحریرات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

(۱)۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا۔ جس طرح پر وہ ختم نبوت مانتے ہیں اس طرح پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں۔ قرآن شریف میں آتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ اب ابوت جسمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں نفی کی ہے۔ اگر روحانی ابوت کا سلسلہ بھی جاری نہ ہوا تو پھر کیا آپؐ کو ابتر مانیں گے؟ ایسا ماننا تو کفر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپؐ کی ابوت روحانی کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ لفظ لٰكِنْ ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے ہوگی۔ کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جب تک وہ آنحضرتؐ کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے۔ آئندہ نبوت کا فیض آپؐ ہی کے ذریعہ اور مُہر سے ملے گا۔ ہماری مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کوئی آئینہ میں اپنی شکل دیکھے تو اس شکل میں جو آئینہ میں نظر آتی ہے اصل کے خواص اور صفات نہ ہوں گے؟ اسی طرح پر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا عکس اور پرتو ہے۔ آپؐ سے خارج کوئی چیز نہیں۔ وحی کے معنے قرآن شریف میں مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے آئے ہیں۔ جس دین میں برکات سماویہ اور مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ منقطع ہو جاوے اس دین کو زندہ کہنا غلطی ہے۔ وہ دین مُردہ ہوگا۔ پس اسلام کو یہ لوگ مُردہ دین قرار دینا چاہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مُردہ نبی۔ معاذ اللہ ہم یہ نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں اور اسلام زندہ مذہب ہے۔ کیونکہ آپؐ کے برکات اور فیوض کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور آپؐ کی نبوت مستقل نبوت ہے۔ جس کی مُہر سے سلسلۂ نبوت چلتا ہے۔ اور اسی کو ظلی نبوت کہتے ہیں۔ ہم اس نبوت کو کفر جانتے ہیں جو آنحضرتؐ کے توسط کے بغیر دعویٰ کی جائے۔ لیکن جو سلسلۂ توسط کا انکار کرتا ہے کہ ایسا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا ہے وہ بھی کافر ہے۔ کیونکہ وہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر اور اسلام کو مُردہ مذہب ٹھہراتا ہے اور جب اسلام ایسا مذہب ٹھہرایا گیا تو پھر اس سے نجات کی کیا اُمید ہوگی ...... بڑے ہی تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ جب یہ لوگ مانتے ہیں کہ یہ اُمت خیر الاُمم ہے تو کیا ایسی ہی اُمت خیر الاُمم ہُوا کرتی ہے جس میں کسی کو مخاطبات اور مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل نہ ہو؟ حضرت موسیٰؑ کی ..... سے اُن کی اُمت میں ہزاروں نبی ہوئے۔

لیکن اِس اُمّت میں ایک بھی اُن کا مثیل نہ ہو تو پھر یہ اُمّت کیونکر خیر الاُمم ٹھہری؟

(الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

(۲)۔ ختمِ نبوّت کی حقیقت اور مسلمانوں کی غلطی کی نشاندہی کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:۔

"مَیں بڑے یقین اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالاتِ نبوّت ختم ہوگئے۔ وہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے جو آپؐ کے خلاف کسی سلسلہ کو قائم کرتا ہے اور آپؐ کی نبوّت سے الگ ہو کر کوئی صداقت پیش کرتا ہے۔ اور چشمۂ نبوّت کو چھوڑتا ہے۔ مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آپؐ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپؐ کی ختمِ نبوّت توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا جس کے پاس وہی مُہرِ نبوّتِ محمدی نہ ہو۔ ہمارے مخالف الرائے مسلمانوں نے یہی غلطی کھائی ہے کہ وہ ختمِ نبوّت کو توڑ کر اسرائیلی نبی کو آسمان سے اتارتے ہیں۔ اور مَیں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور آپؐ کی ابدی نبوّت کا یہ اَدنیٰ کرشمہ ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی آپؐ ہی کی تربیت اور تعلیم سے مسیح موعود آپؐ کی اُمّت میں وہی مُہرِ نبوّت لے کر آتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ کُفر ہے تو مَیں اِس کُفر کو عزیز رکھتا ہوں۔ لیکن یہ لوگ جن کی عقلیں تاریک ہوگئی ہیں، جن کو نورِ نبوّت سے حصّہ نہیں دیا گیا اس کو سمجھ نہیں سکتے اور اس کو کُفر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ بات ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور آپؐ کی زندگی کا ثبوت ہوتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

(۳)۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان اور لاثانی قوتِ قدسیہ کا ذکر آپؐ ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی ہے۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النّبییّن ٹھہرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالاتِ نبوّت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہِ رُوحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت خاتم النّبییّن کے سیاق و سباق کی روشنی میں ختمِ نبوّت کی جو تشریح فرمائی ہے وہ کوئی نئی اور انوکھی نہیں بلکہ بعینہٖ یہی عقیدہ اُمّتِ محمدیہ کے بزرگانِ سلف بھی رکھتے تھے کہ اُمّتِ محمدیہ میں آنے والے مسیح موعود کو احادیث میں نبیّ اللہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اُس کی آمد خاتم النّبییّن کے منافی نہیں۔ وقت کی رعایت سے صرف چند حوالے بطورِ ثبوت پیش کرتا ہوں۔

(۱)۔ حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جن کو سیّدنا حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے معلّمِ نصفِ دین فرمایا ہے، اُن کا قول ہے:۔

"قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔"

(تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

یعنی اَے مسلمانو! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ تو کہا کرو کہ آپؐ خاتم النّبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(۲)۔ شیخِ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فتوحاتِ مکیہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ اِس مسئلہ کو بیان فرمایا ہے۔ مَیں صرف ایک مختصر حوالہ پر اکتفاء کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"فَاِنَّ النُّبُوَّةَ سَارِيَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْخَلْقِ وَاِنْ كَانَ التَّشْرِيْعُ قَدِ انْقَطَعَ۔ فَالتَّشْرِيْعُ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔"

(فتوحاتِ مکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ طبع مصر)

یعنی بے شک نبوّت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے۔ اگرچہ نئی شریعت کا لانا منقطع ہو چکا ہے۔ پس شریعت کا لانا نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جُزو ہے۔

(۳)۔ حضرت مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ جو فقہ حنفیہ کے جلیل القدر امام ہیں، خاتم النّبییّن کے معنیٰ یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اِذِ الْمَعْنٰى اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ يَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِهٖ۔"

(موضوعاتِ کبیر صفحہ ۵۹)

یعنی خاتم النّبیین کے یہ معنیٰ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا جو آپؐ کے دین کو منسوخ کرے اور آپؐ کی اُمّت میں سے نہ ہو۔

(۴)۔ امام عبدالوہاب شعرانیؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

"فَاِنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّةِ لَمْ تَرْتَفِعْ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ۔"

(الیواقیت والجواہر مبحث ۳۵ صفحہ ۳۵)

یعنی بے شک مطلق نبوّت نہیں اُٹھی اور صرف تشریعی نبوّت اُٹھی ہے۔

(۵)۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلویؒ جو بارہویں صدی کے مجدّد ہیں، فرماتے ہیں:۔

"خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ اَىْ لَا يُوْجَدُ بَعْدَهٗ مَنْ يَّاْمُرُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاسِ۔"

(تفہیماتِ الٰہیہ۔ تفہیم ۵۳)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوّت ختم ہونے سے یہ مُراد ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا ربّانی مُصلح نہیں آسکتا جسے خُدا تعالیٰ کوئی نئی شریعت دے کر مبعوث کرے۔

(۶)۔ حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ بانیٔ دیوبند فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۲۵)

پس جماعتِ احمدیہ بھی ختمِ نبوّت کے یہی معنٰی بیان کرتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو کمالاتِ نبوّت اُن پر ختم ہیں۔ اور دُوسرے اُن کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں۔ اور نہ ایسا نبی جو اُن کی اُمّت سے باہر ہو۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۹)

اِن حقائق کی روشنی میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور جماعتِ احمدیہ کو ختمِ نبوّت کا منکر قرار دینا ظلمِ عظیم اور صریحًا دھوکہ دہی کے سوا اور کچھ نہیں۔

رہی یہ بات کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس قسم کی نبوّت کا دعویٰ فرمایا ہے تو آئیے ہم خود حضور علیہ السلام ہی کی تحریرات کے آئینہ میں آپؑ کے دعویٰ کو دیکھیں۔

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) ۔"میری مُراد نبوّت سے یہ نہیں کہ مَیں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مُراد میری نبوّت سے کثرتِ مکالمت و مخاطبتِ الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں مَیں اُس کی کثرت کا نام بحکمِ الٰہی نبوّت رکھتا ہوں۔ وَلِكُلٍّ اَنْ يَّصْطَلِحَ۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۲)۔ اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سُن کر دھوکا کھا جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ گویا مَیں نے اُس نبوّت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہِ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اِس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ رُوحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپؐ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوّت کے مقام تک پہنچایا۔ اِس لئے مَیں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی۔ اور میری نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظِل ہے نہ کہ اصلی نبوّت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام اُمّتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کے ذریعہ سے ملا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ حاشیہ)

(باقی آئندہ)

پاکستان میں بیگناہ احمدیوں کو سزائے موت

(بقیہ صفحہ اوّل سے)

سول کورٹ میں پیش کیا جائے تاکہ معاملہ کی مزید چھان بین ہو کر اصل حقیقت سامنے آسکے۔

دُنیا کے تمام کونوں میں بسنے والے احمدیوں کو پاکستان کے ان مظلوم افراد سے دلی ہمدردی ہے اور انہیں یقین ہے کہ ان عارضی مشکلات اور ابتلاؤں کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کامیاب و کامران ہوگی اور اس کی ترقی کو کسی قسم کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

جماعتوں میں جشنِ صد سالہ پیشگوئی مُصلح موعود کا بابرکت اہتمام

★— مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد رقمطراز ہیں کہ ۲۳ فروری کو جماعتِ احمدیہ حیدر آباد اور سکندر آباد کا مشترکہ یادگار جلسہ سکندر آباد میں منعقد کیا گیا جس میں ہر دو جماعتوں کے افراد کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ ۲۳ فروری بروز اتوار ٹھیک ساڑھے دس بجے احمدیہ مسلم مشن میں جلسہ رکھا گیا مقامی کثیر الاشاعت روزنامہ "سیاست"، "ملاپ" اور "رہنمائے دکن" نے جلی حروف میں صد سالہ جشن مُصلح موعود کے عنوان سے خبریں شائع کیں۔ یہ جلسہ محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم اے کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد پیشگوئی مُصلح موعود کے مختلف موضوعات پر مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس، مکرم ارشاد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم محمد شمس الدین صاحب، مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب بدر، مکرم سید بشیر احمد صاحب، مکرم امان الدین صاحب انصاری، مکرم واصف احمد صاحب انصاری، مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی، مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا ✚

★— مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ کنڈور علاقہ وارنگل لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۶ کو بعد نماز مغرب جامع مسجد کنڈور میں زیرِ صدارت مکرم مولوی محمد عارف صاحب مبلغ سلسلہ جلسہ مصلح موعود شایانِ شان طریق سے منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرم محمد عباس علی صاحب نے کی نظم عزیز ضیاء اللہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم عبدالستار صاحب معلم وقفِ جدید، مکرم عبدالرؤف صاحب عاجز معلم وقفِ جدید اور خاکسار سید قیام الدین نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا ✚

★— مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقفِ جدید موریا کنی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۶ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم ٹی مائیو صاحب نائب صدر جماعت کی زیرِ صدارت پیشگوئی مُصلح موعود کی صد سالہ تقریب منائی گئی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعدہٗ خاکسار سی ایچ عبدالرحمٰن، مکرم کے عبدالسلام صاحب معلم وقفِ جدید، مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب اور مکرم وی۔ ٹی بشیر احمد صاحب نے پیشگوئی مُصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا ✚

★— مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقفِ جدید الانلور سے رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۲۳-۲-۸۶ کو بعد نماز مغرب و عشاء مکرم وی ٹی بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری کی زیرِ صدارت جلسہ مُصلح موعودؑ منعقد کیا گیا تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم کے عبدالسلام صاحب معلم وقفِ جدید، مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب، مکرم سی محمد صاحب، مکرم ٹی کنہیدو صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مُصلح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی آخر میں صدر جلسہ نے اختتامی تقریر کی دُعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا ✚

★— مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ جماعت احمدیہ انارسی لکھتے ہیں کہ ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مُصلح موعود احمدیہ مسلم مشن میں خاکسار کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مفضل حسین صاحب، مکرم عبدالباری صاحب، مکرم محمد مستقیم صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا ✚

★— مکرم مولوی اے محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ میلاپالیم رقمطراز ہیں کہ ۲۰ فروری کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مُسلم مشن میں مکرم عبدالقادر صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم سعید احمد صاحب، خاکسار محمد ایوب، مکرم مبارک احمد صاحب اور مکرم صدر صاحب نے تقاریر کیں۔ اختتامی خطاب کے بعد دُعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مکرم مولوی صاحب موصوف ہی لکھتے ہیں کہ ۲۳ فروری کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ ٹوٹی کورین میں مکرم محمد حسین صاحب کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت صدر جماعت احمدیہ ٹوٹی کورین نے کی تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم صدر صاحب نے یوم مصلح موعود کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے بھی تقریر کی اور اختتامی صدارتی خطاب کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا ✚

★— مکرم محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ جمشید پور تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳ فروری کو احمدیہ مسلم مشن میں مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد مکرم جاوید احمد صاحب انور، مکرم تقی الدین صاحب، مکرم محمد مقبول صاحب، خاکسار محمد یوسف انور اور مکرم صدر صاحب جماعت نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی اسی روز جلسہ منعقد کیا دُعا کے ساتھ ہر دو جلسے برخواست ہوئے ✚

★— مکرم شمس الدین خانصاحب زعیم مجلس انصار اللہ سورو رقمطراز ہیں کہ جلسہ یوم مصلح موعود ۲۳-۲-۸۶ کو بعد نماز مغرب، مسجد احمدیہ میں مکرم اسمٰعیل خان صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم حاتم خان صاحب، مکرم نعیم احمد صاحب، مکرم اسلم خان صاحب، مکرم خالد حسین صاحب، خاکسار اور مکرم بشیر الدین صاحب وڈمان نے تقاریر کیں۔ مکرم صدر صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی جس کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی ✚

■— مکرم سید فضل نعیم صاحب ناظم تبلیغ جماعت احمدیہ سونگھڑہ رقمطراز ہیں کہ ۲۰ فروری کو بعد نماز مغرب جماعتی عیدگاہ میں مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم صدر اجلاس، خاکسار سید فضل نعیم، مکرم سید کمال الدین صاحب، مکرم سید احمد نعیم اللہ صاحب، مکرم سیف الرحمٰن صاحب، مکرم مولوی سید علام الدین صاحب شاہ قادری، مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی اور مکرم عبدالعزیز خانصاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ بعد دُعا یہ بابرکت مجلس برخواست ہوئی ✚

★— مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۶ کو بعد نماز مغرب مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب قائد علاقائی کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مصلح موعود کی کاروائی مکرم شیخ سخاوت اللہ صاحب کی تلاوت سے آغاز پذیر ہوئی۔ مکرم سلیم احمد صاحب قائد مجلس، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم فیروز الدین صاحب، مکرم مُرشد احمد صاحب، عزیز منیر الدین، عزیزہ نور جہاں، مکرمہ شمیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ، عزیزہ فردوس یاسمین، مکرم شیخ محمود احمد صاحب، خاکسار سید غلام ابراہیم اور مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب نے سیرت حضرت مُصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا۔ دوران تقاریر عزیزہ منیزہ بیگم سلمہا، عزیزہ رضوانہ بیگم سلمہا اور عزیزہ روحانہ بیگم سلمہا نے نظمیں پڑھیں۔ دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی ✚

★— محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۲۱-۲-۸۶ کی شام کو محترمہ مقبول بیگم صاحبہ صدر لجنہ کے مکان پر اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت اور عزیزہ ثمینہ پروین سلمہا کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ روبینہ شاہین، عزیزہ امۃ القدوس، عزیزہ نصرت جہاں، عزیزہ طاہرہ بیگم، خاکسار بشریٰ بیگم اور مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ عزیزہ کوثر بیگم نے نظم پڑھی آخر

میں محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔ جشن صد سالہ پیشگوئی مصلح موعود کی خوشی میں میوزیکل چیئرس، نشانہ بازی اور کیرم کے انعامی مقابلے کرائے گئے۔ بعد نماز مغرب چراغاں کیا گیا۔ محترمہ صدر صاحبہ کی طرف سے حاضرات کے لئے رات کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ غرباء اور معذورین میں بھی کھانا تقسیم کیا گیا۔

★ — مکرم ایم ایس وسیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہجہانپور اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۵/۲/۸۶ کو صد سالہ جشن پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں روضہ کے ایک سکول کے تمام بچوں میں ان کی ضرورت کی کچھ اشیاء تقسیم کی گئیں۔ مورخہ ۲۶/۲/۸۶ کو بعد نماز عصر احمدیہ مسلم مشن میں مکرم صدر صاحب جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمد زاہد صاحب قریشی، مکرم آنس احمد صاحب قریشی، مکرم محمد فاروق صاحب قریشی، عزیز محمد عادل وسیم، مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی، عزیز محمد زبیر سلمہ، مکرم منظور احمد خانصاحب، مکرم محمد شاہد صاحب قریشی، عزیز عبد القدیر قریشی، مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں اور مضامین پڑھے۔ خاکسار نے نظم پیش کی۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔ بعد اختتام جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تمام مرد و زن میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

★ — محترمہ فوزیہ مبشرہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۶ کو محترمہ شمیم صاحبہ منڈا سنگھ صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد دہرایا گیا۔ بعدہٗ مکرمہ قمر النساء کنور صاحبہ، مکرمہ نیاز خاتون لودھی صاحبہ، مکرمہ ریحانہ حکیم صاحبہ، مکرمہ بشری بی بی صاحبہ شیخ گڑھ، مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ لودھی، مکرمہ معراج بیگم صاحبہ لودھی، مکرمہ شہنشانہ بیگم صاحبہ میرچی، مکرمہ اشرف النساء منڈا سنگھ صاحبہ، مکرمہ قمر النساء منڈا سنگھ صاحبہ، خاکسار فوزیہ مبشرہ اور صدر صاحبہ لجنہ نے تقاریر کیں۔ اور نظمیں پڑھیں۔ آخر میں مکرم حضرت صاحب منڈا سنگھ صدر جماعت نے پیدائش کی رعایت سے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔ بعد اختتام جلسہ حاضرات کی تواضع کی گئی۔

★ — مکرم انیس الرحمن صاحب خان صدر جماعت احمدیہ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود جماعتی روایات کے مطابق پوری شان سے منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر مسجد احمدیہ کو جھنڈیوں، روشنی کی ٹیوبوں اور قمقموں سے سجایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم احمد نور صاحب، مکرم فضل الرحمن خانصاحب، مکرم عبد الصمد خانصاحب، مکرم یٰسین خان صاحب، مکرم سیف الرحمن خانصاحب، مکرم عطاء الرحمن خانصاحب، مکرم نصیر الدین صاحب، مکرم حاجی شیخ علی احمد صاحب، اور خاکسار نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعض احباب اور عزیزوں نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ کے اختتام پر بچوں میں انعامات اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ دعا کے بعد رات ساڑھے دس بجے یہ بابرکت جلسہ برخواست ہوا۔ اس موقعہ پر ایک بکرا بھی صدقہ کیا گیا۔

★ — مکرم مولوی سمیع محمد فاروق صاحب مبلغ سلسلہ کرد ناگاپلی لکھتے ہیں کہ ۲۰/۲/۸۶ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کرد ناگاپلی میں جلسہ یوم مصلح موعود مکرم عبد الجلیل صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کی صدارت میں مکرم آلی محمد کنجو صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر میں پیشگوئی مصلح موعودؓ پر سو سال پورے ہونے پر اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی بعدہٗ مکرم کے پی محمد شمس الدین صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی جس کے بعد یہ بابرکت جلسہ برخواست ہوا۔

★ — محترمہ سیدہ فریدہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گوہاٹی پورہ (سونگھڑہ) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۶ کو لجنہ کی طرف سے جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض محترمہ طاہرہ خاتون صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ نے ادا کئے۔ تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا۔ ازاں بعد محترمہ فائق النساء صاحبہ، محترمہ امۃ النعادی صاحبہ، خاکسار اور محترمہ صدر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اجلاس میں غیر از جماعت مستورات نے بھی شرکت کی۔ شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

★ — مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت جرچرلہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۶ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ مکرم ولی الدین خان صاحب کی تلاوت اور مکرم میر احمد فاروق صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد ابراہیم خانصاحب، مکرم میر احمد اشرف صاحب، مکرم ولی الدین خان صاحب، مکرم میر احمد عارف صاحب اور خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت اور پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ اس موقعہ پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ جلسہ گاہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے آراستہ کیا گیا تھا۔

★ — محترمہ صالحہ حمید صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۶ کو زیر صدارت محترمہ اشرف النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ محترمہ طاہرہ افتخار صاحبہ کی تلاوت کے بعد محترمہ فیض النساء صاحبہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ عزیزہ نزہت فاطمہ نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترمہ محمودہ اکبر حسینی صاحبہ، محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ، عزیزہ خالدہ، محترمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ سکندرآباد، محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ اور برعایت پردہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے تقاریر کیں۔ عزیزہ ذکیہ ربانی۔ محترمہ مبارکہ عزیز صاحبہ، عزیزہ رفیعہ سلطانہ، عزیزہ صالحہ حمید نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کی محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ ہفتہ یوم مصلح موعودؓ کے دوران حیدرآباد کے تمام حلقوں میں اجتماعی دعا اور نوافل کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا۔ غرباء اور مساکین میں کھانا و نقدی تقسیم کیا گیا۔ اور رات میں گھروں پر چراغاں بھی کیا گیا۔ بچوں اور بچیوں نے اس خوشی میں سبز رنگ کے کپڑے زیب تن کئے۔

★ — محترمہ صبیحہ افسر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ صد سالہ جشن یوم مصلح موعودؓ کی خوشی میں مسلسل ایک ہفتہ تک روزانہ ساڑھے آٹھ بجے رات ہر حلقہ میں ایک جلسے کا انعقاد کیا جاتا رہا۔ جن میں محترمہ رشیدہ جہاں صاحبہ، محترمہ امۃ المتین صاحبہ، محترمہ ثمینہ مفید صاحبہ، محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ، محترمہ عطیہ عبد اللہ قریشی صاحبہ، محترمہ ماہی بی صاحبہ، محترمہ کبری بیگم صاحبہ، محترمہ عبدہ بانو صاحبہ، محترمہ قمر پروین صاحبہ، عزیزہ عائشہ بیگم صاحبہ، محترمہ سلیمہ نجم صاحبہ، عزیزہ نصرت خاتون صاحبہ، عزیزہ کوثر صدیقہ، عزیزہ فہیمہ بیگم، عزیزہ ذکیہ بیگم، محترمہ مریم النساء صاحبہ اور خاکسار صبیحہ افسر نے تقاریر کیں۔ ایک اجلاس میں مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ سلسلہ کی بھی تقریر ہوئی۔ آخری اجلاس جو مسجد کے احاطہ میں منعقد کیا گیا تھا اس میں پانچ ناصرات نے باری باری حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ نمایاں پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

★ — محترمہ فوزیہ ظفر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ دبیر پورہ (حیدرآباد) تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰ فروری کو زیر صدارت محترمہ قمر النساء صاحبہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کی تلاوت اور امۃ الانیس صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ صادقہ اسد صاحبہ، محترمہ یاسمین فاطمہ صاحبہ، عزیزہ احمدی بیگم۔ محترمہ رضیہ منظور صاحبہ، محترمہ محمودہ رشید صاحبہ اور خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ عزیزہ مستورہ یاسمین۔ عزیزہ منیبہ نورین، عذرا یاسمین۔ عذرا یاسمین فوزیہ اور عشرت سلطانہ نے نظمیں پڑھیں۔ اس موقعہ پر خاکسار کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔ اور محترمہ صادقہ اسد صاحبہ کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

★ — محترمہ فہیمہ النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سانگر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۶ کو نہایت شان سے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا۔

تلاوت سلیم النساء صاحبہ نے کی۔ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ، محترمہ شکیلہ بیگم صاحبہ اور محترمہ مریم بی صاحبہ نے نعت اور نظمیں پڑھیں۔ محترمہ سلیم النساء صاحبہ۔ محترمہ شکیلہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ افضل النساء صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ عزیزہ امۃ الرقیب عزیزہ امۃ الحفیظ۔ عزیزہ صبیحہ بیگم عزیزہ شبانہ فردوس نے مضامین پڑھ کر سنائے۔ محترمہ مریم بی صاحبہ اور محترمہ افضل النساء صاحبہ نے نعت اور سلام پیش کیا۔ مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔

نوٹ: ان کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کیرنگ، لجنہ اماء اللہ کانپور، جماعت احمدیہ مدراس۔ جماعت احمدیہ بمبئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ و جماعت احمدیہ رشی نگر۔ جماعت احمدیہ پینکال، جماعت احمدیہ و مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور، جماعت احمدیہ کوریل۔ جماعت احمدیہ شیموگہ۔ جماعت احمدیہ اندورہ۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور۔ لجنہ اماء اللہ پینکال۔ لجنہ اماء اللہ راوڑکیلہ۔ لجنہ اماء اللہ کلکتہ۔ لجنہ اماء اللہ بھاگلپور۔ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور۔ جماعت احمدیہ بھدرواہ۔ جماعت احمدیہ سری نگر۔ لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد و حلقہ فلک نما۔ لجنہ اماء اللہ مدراس۔ جماعت احمدیہ کرڈ اپلی۔ جماعت احمدیہ بھونک۔ جماعت احمدیہ تاراکوٹ۔ جماعت احمدیہ موتی ہاری۔ جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز اور جماعت احمدیہ ایرپوم کی طرف سے بھی شایان شان طریق پر جشن صد سالہ پیشگوئی مصلح موعود منعقد کرنے کی خوش کن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ افسوس کہ جگہ کی قلت ان رپورٹوں کی تفصیلی اشاعت سے مانع ہے۔ اللہ تعالےٰ تمام جماعتوں اور تنظیموں کی مساعی کو قبول فرمائے اور بیش از بیش خدمات بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین (ادارہ)

تعمیر مسجد احمدیہ دہلی کے لئے چندہ

دہلی مسجد کے چندہ کی رپورٹ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوئی تو اس کے جواب میں حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ

"جن دوستوں نے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مالی مدد کی ہے اُنہیں میری طرف سے بہت بہت محبت بھرا سلام کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر دے اور اپنی نعمتوں اور فضلوں سے نوازے اور احمدیت کی بیش از بیش خدمات کی توفیق دے۔"

جن احباب نے وعدے لکھوائے ہیں وہ جلد از جلد وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور جن احباب نے وعدے نہیں لکھوائے وہ جلد اپنے وعدے بھجوائیں۔ جملہ رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو امانت "تعمیر مسجد احمدیہ دہلی" میں بھجوائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

والدین اور نگران ناصرات الاحمدیہ متوجہ ہوں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے:-

"نماز کے پڑھانے سکھانے اور مطلب سکھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ معنی سے میری مُراد یہ ہے کہ سادہ معنی اور مطالب سے میری مُراد یہ ہے کہ نماز میں جو گہرے مطالب ہیں اسے بتایا جائے۔ نیز فرمایا۔ بچے کا ذہن اتنا گہرا اثر اور نقش قبول کرتا ہے کہ وہ مِٹ نہیں سکتا...... یہ ایک نسل کا کام نہیں ہے ایک دور کا کام نہیں ہے۔ قیامت تک کیلئے اپنی نسلوں کی حفاظت کی ذمہ داری خدا تعالیٰ ہم پر ڈالتا ہے۔ اس لئے اسے آج شروع کریں۔ کل آپ کے بزرگوں نے آپ پر جو محنت کی تھی اس کا پھل آپ آج کھا رہے ہیں۔ کل کے بچوں پر آپ نے محنت کرنی ہے۔ اور آنے والی نسلوں کو آپ نے پھل عطا کرنے ہیں۔ ان بڑے بزرگوں کا شکریہ ادا کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ آپ آئندہ اس کے فیض کو جاری کریں۔" (خطبہ جمعہ ۱۲/۱/۸۵ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں والدین اور نگران ناصرات بچیوں کو نماز کا آسان ترجمہ سکھائیں اور گہرے مطالب بھی بتائیں۔ اور اپنی مساعی سے مرکز کو آگاہ کریں۔

نگران ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی بشیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد قادیان برائے صوبہ جموں و کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۳/۴/۸۶ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و بجٹ ۸۷-۱۹۸۶ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۳/۴/۸۶	چیک ایمرچھ / نونہ منی	۲۳/۴/۸۶	۱	۲۴/۴/۸۶
جموں	۳/۴/۸۶	۱	۵/۴/۸۶	ناصر آباد	۲۴	۳	۲۷
پونچھ درہ دلیاں	۵	۲	۷	شورت	۲۷	۱	۲۸
شیندرہ	۷	۱	۸	آسنور	۲۸	۳	۱/۵/۸۶
سلونہ گوہ سناہی / پٹھانہ تیر	۸	۱	۹	کوریل	۱/۵	۱	۲
کالابن لوہارکہ	۹	۱	۱۰	رشی نگر	۲	۳	۵
چارکوٹ	۱۰	۲	۱۲	ماندوجن	۵	۱	۶
بڈھانی	۱۲	۱	۱۳	صوفن تامن / گاگرن	۶	۱	۷
جموں	۱۳	۱	۱۴	مانلو میٹہ واڑ	۷	۱	۸
بھدرواہ	۱۴	۳	۱۷	سری نگر	۸	۱	۹
سری نگر	۱۷	۱	۱۸	اونہ گام	۹	۱	۱۰
ہاری پاری گام / ونہامہ	۱۸	۱	۱۹	ترک پورہ	۱۰	۱	۱۱
اسلام آباد	۱۹	۱	۲۰	ولاب ہیہہ مرگ	۱۱	۱	۱۲
اندورہ	۲۰	۱	۲۱	سری نگر	۱۲	۴	۱۶
یاڑی پورہ	۲۱	۲	۲۳	قادیان	۱۷/۵/۸۶	-	-

موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے عُہدیداران مال توجہ فرماویں

جیسا کہ احباب کو علم ہے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ ایک سرسری جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کا چندہ منظور شدہ بجٹ ۸۶-۱۹۸۵ء کے مطابق مرکز میں وصول نہیں ہوا ہے ایسی جماعتوں کے عہدیداران کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کیلئے لکھا جا رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی بقایا رقوم ماہ اپریل ۱۹۸۶ء سے پہلے پہلے اپنی جماعت کے عہدیداران مال کو ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور عہدیداران مال سے توقع کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے ذمہ بقایا چندہ جات کی وصولی اور بر وقت ترسیل کے لئے خصوصیت کے ساتھ توجہ کر کے ممنون فرماویں۔ اور جن عہدیداران مال کے پاس وصول شدہ رقم چندہ مرکز میں قابل ترسیل ہے مہربانی فرما کر ایسی رقوم مرکز میں جلد بھجوا کر نظارت ہذا کو اس کی تفصیل سے بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ ایسی رقوم موجودہ مالی سال کے حساب میں محسوب ہو کر بمطابق بجٹ سو فیصدی وصول ہو جائے۔ سو فیصدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کے نام بغرض دعا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بھجوائے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اُمید ہے کہ احباب جماعت وصولی چندہ جات کے کام میں عہدیداران مال کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور سب کے رزق اور اموال میں خیر و برکت عطا کرے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

أفضل الذكر لا إله إلا الله

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA -700073.

الخير كله في القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

پی ۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹرکٹس
- موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART. J. P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389
ٹیلیفون نمبرز

BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام - تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی اوون مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

ہجرت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کے ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360
74350

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16.

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201.

PHONE NO. OFFICE. 806
RESI. 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA,

BOMBAY - 8.

ریگزین ۔ کروم ۔ چمڑے ۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار بریف کیس ۔ سکول بیگ ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ۔ ہینڈ پرس ۔ منی پرس ۔ اوپا پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

ارشادِ نبوی ﷺ
لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ
سُنی سُنائی بات آنکھوں دیکھی کے برابر نہیں

محتاجِ دُعا:۔ یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SARA Traders

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002.
PHONE - 522860.

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- ... ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA }
PHONE:- 605558 }
BANGALORE-2.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گُڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی، وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر:۔ ۴۲۹۱۶ ——— ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)
نمبر ۲/۲/۲۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں
فون نمبر:۔ 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو!"
(کشتی نوح)

NIR®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ہارڈ رَبر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے